شادی اور طلاق

سے متعلق شہید مطہری سے ۱۱۰ سوال

آیت اللہ شہید استاد مرتضیٰ مطہریؒ

شہید مطہری فاونڈیشن (پاکستان)

شادی اور طلاق

کے بارے میں استاد شہید مطہری

سے ۱۱۰ سوال

شہید مطہری فاونڈیشن لاہور پاکستان

نام کتاب	شادی اور طلاق کے بارے میں استاد شہید مطہری سے ۱۱۰ سوال
کمپوزنگ	انس کمپیونیکیشن لاہور 0300-4271066
ناشر	شہید مطہری فاونڈیشن
زیرِ اہتمام	ابوظہیر

ملنے کا پتہ:

معراج کمپنی

بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0321-4971214

محمد علی بک ایجنسی اسلام آباد

0333-5234311

فہرست

عرض ناشر..11
مقدمہ:..13
سوال 1 مسلمان، سنت نکاح اور کنوارے پن کے سلسلے میں کیا نظریہ رکھتے ہیں..19
سوال 2۔ پرانے زمانے میں ریاضت اور مشقت کی عمومی تحریک کس طرح وجود میں آئی؟..19
سوال 3۔ یہ عقیدہ کیونکر وجود میں آیا کہ جنس مادہ (عورت) تباہی و بربادی کی اصل وجہ ہے؟..20
سوال 4۔کلیسا کے کنوارے پن کی طرف جھکاؤ کی وجہ کیا تھی؟............20
سوال 5۔یہ بتائیے کہ کلیسا کن حالات میں شادی کو ایک جائز عمل قرار دیتا ہے؟.21
سوال 6۔مہربانی کرکے طلاق کے بارے میں کلیسا کے نظریہ کی وضاحت کیجئے.21
سوال 7۔عورت کے بارے میں پرانے اقوام وقبائل کے نظریات کیا تھے؟..21
سوال 8۔انسان میں نفسیاتی بیماریوں کی اصل وجہ کیا ہے؟..................22
سوال 9۔جنسی رجحان کے بارے میں اسلامی نظریے کی وضاحت کیجئے۔......22
سوال 10 ۔اسلام اور عیسائیت کے عقائد کے بارے میں دانشوروں کی کیا رائے ہے؟..22
سوال 11۔کیا جنسی تعلقات روحانیت کے منافی عمل ہے یا نہیں؟...........23

سوال 12۔کیا اسلام نے جنسی لذت سے دور رہنے کی تجویز پیش کی ہے یا نہیں؟..23
سوال 13۔کیا مغربی دنیا آج بھی جنسی اخلاقیات کو اسی نگاہ سے دیکھتی ہے کہ جس نگاہ سے پہلے دیکھتی تھی؟...24
سوال 14۔کیا ہم پر مغربی ممالک کے افکار کا اثر تیزی اور آسانی سے ہوا ہے یا آہستہ آہستہ اور مشکل سے؟...24
سوال 15۔کیا جنسی اخلاقیات عام اخلاقیات ہی کا ایک حصہ ہے؟..........24
سوال 16۔کیا آپ کی نظر میں تقوی شادی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے؟..25
سوال 17۔کیا جنسی اخلاقیات بھی عام اخلاقیات کا ایک حصہ کہلائے جانے کے لائق ہے؟..25
سوال 18۔جنسی خواہشات کو پورا کرنا کس قدر اہمیت کا حامل ہے؟.........25
سوال 19۔ ول ڈیورنٹ کنوارے پن (بکارت) اور شرم و حیا کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے؟..26
سوال 20۔قدیم جنسی اخلاقیات کی اساس کس چیز کو قرار دیا جاسکتا ہے؟...26
سوال 21۔جنسی تعلقات میں جدید اخلاقیات سے کیا مراد ہے؟...........27
سوال 22۔برائے مہربانی یہ بتائیں کہ نئی جنسی اخلاقیات کے حامیوں نے اپنے نظریات کی بنیاد کن اصولوں کو قرار دیا ہے؟...............................27
سوال 23۔کیا جنسی آزادی سے دوسروں کے حقوق کو نقصان پہنچتا ہے؟.....28
24۔حق اور آزادی کی اساس اور بنیاد کون سی چیز ہے؟....................28
25۔کیا انسان دوسروں کی آزادی کے لئے خطرہ بن سکتا ہے؟.............29
26۔اخلاقیات کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیز کا نام کیا ہے؟.....29
27۔لوگوں کو کیونکر اخلاقیات کی تعلیم دینی چاہیے؟........................29
28۔مفید اور موثر اخلاقی روش کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔........29

29۔کیا سماج کے افراد کو ہمیشہ قدرت وطاقت کا حامل خیال کرنا ایک صحیح عمل ہے؟30
30۔ایک گھر کو کس طرح کا مرکز ہونا چاہیے؟.........................30
31۔یہ فرمائیں کہ گھریلو ماحول کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟........30
32۔سماجی ماحول کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟................31
33۔کیا سماجی ماحول کو جنسی لذت اندوزی کی جگہ قرار دینا ٹھیک ہوگا؟......31
34۔میاں بیوی کی مشترکہ زندگی کس طرح زیادہ اہمیت کی حامل ہے؟......31
35۔سب سے اہم سماجی پہلو کون سا ہے؟اور یہ کہ شادی کا سب سے اہم پہلو کیا ہے؟..32
36۔مرد اور عورت کی ایک دوسرے کی طرف کشش کیسے وجود میں آئی؟.....32
37۔سماجی ہمدریوں کے لئے کیسی فضاء کی ضرورت ہوتی ہے؟..............32
38۔قرآن کریم نے مومنین کے پاک ایمانی جذبات کی تشبیہ کس چیز سے دی ہے؟..33
39۔کون سی چیز گھریلو مہر ومحبت کا باعث بنتی ہے؟.......................33
40۔انسان میں صلاحیتوں کی نشوونما کن نتائج کی حامل ہے؟.............34
41۔کیا پرانی جنسی اخلاقیات انسانی صلاحیتوں کے نکھرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں؟34
42۔اکثر سماجی اور نفسیاتی بیماریوں کی اصل وجہ کیا ہے؟...................34
43۔ذہنی اور نفسیاتی انکشافات کس حد تک عام لوگوں کی توجہ کا مرکز ہیں؟....34
44۔شہوتوں کو دبائے رکھنے کے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں؟.............35
45۔کیا آج کل کے جوانوں شادی کی طرف رغبت اور دلچسپی پائی جاتی ہے؟..35
46۔کیا خواہشات کی تسکین اور تقوی کے درمیان کوئی رابطہ پیدا کرنا ممکن ہے یا نہیں؟...36
47۔انسانوں اور حیوانات میں پائی جانے والی تمنا اور خواہش کے بارے میں

تھوڑی وضاحت کیجئے۔..36
48۔کیا فطری خواہش کی طرح جھوٹی تمنا کی تسکین بھی ممکن ہے؟.........36
49۔کیا صلاحیتوں کے نکھار کے لئے خواہشات کو کچلنا ضروری ہے؟........37
50۔کیا جنسی میلانات کی مخالفت کرنا صحیح ہے؟.........................37
51۔کیا انسان کو اخلاق میں بھی ڈیموکریسی کے اصولوں کا خیال رکھنا چاہیے؟.37
52۔جنسی اخلاق کے بارے میں اسلام کی کیا رائے ہے؟...............38
53۔عشق کا جنسی اخلاق سے کیا تعلق ہے؟...............................38
54۔کیا عشق صرف خداوند تعالی سے مخصوص ہے یا انسانوں سے بھی عشق کرنا ایک صحیح اور شائستہ عمل ہے؟..38
55۔کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو عشق کو صرف ایک جنسی جبلت مانتے ہوں؟...39
56۔عشق کی دوقسمیں ہونے سے کیا مراد ہے؟..........................39
57۔کہ کیا مشرقی اور مغربی دنیا میں عشق ایک ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے؟..39
58۔مشرقی دنیا میں عشق کو کیسے سراہا گیا ہے؟...........................40
59۔مشرقی دنیا کی نظر میں عشق کو اس کی معراج تک لے جانے کے لئے کیا ضروری ہے؟..40
60۔کیا مغربی ممالک عشق کو شہوت ہی تصور کرتے ہیں یا کچھ اور؟.........40
61۔وہ کون لوگ ہیں جو زندگی کی واقعی مٹھاس چکھنے سے محروم رہے ہیں؟...40
62۔کیا اسلام جنسی شہوت کو نجس اور ناپاک تصور کرتا ہے؟................41
63۔کیا عقل اور عشق ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں یا مخالفت؟.......41
64۔عقل اور عشق کی طاقت کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔...........41
65۔کیا اپنے اردگرد دوسرے لوگوں کو بھی عشق کرنے کا مشورہ دیا جاسکتا ہے؟.42
66۔روح و بدن کو پگھلانے والا گہرا عشق کن حالات کی پیداوار ہیں؟....42

67 ۔ رومانی عشق سے کیا مراد ہے؟..42
68 ۔ کیا عشق کو شہوت سے جدا کرنا مادیت پسندی کے اصول سے ہم آہنگی رکھتا ہے؟..42
69 ۔ کیا مودت و رحمت کا شہوت سے کوئی فرق ہے یا نہیں؟..............43
70 ۔ عشق کو معراج کیسے حاصل ہوتی ہے؟..................................43
71 ۔ اسلام میں شادی کتنے طریقوں سے ہوتی ہے؟.........................44
72 ۔ کیا مستقل شادی میں مرد کو عورت کے روزمرہ کے اخراجات (نان و نفقہ) برداشت کرنا ہوں گے؟..44
73 ۔ مستقل شادی میں عورت اپنے شوہر کو گھر کے سرپرست کی حیثیت سے دیکھے گی یا کسی دوسرے عنوان سے؟..45
74 ۔ کیا مستقل شادی کے نتیجے میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کی میراث میں سے حصہ ملتا ہے؟..45
75 ۔ کیا مستقل شادی میں میاں بیوی خود کو بچوں کی پیدائش سے روکنے کا حق رکھتے ہیں؟...45
76 ۔ کیا مہر صرف مستقل شادی کے لئے لازمی ہے؟........................45
77 ۔ کیا جوانوں میں بلوغ اور جنسی جذبہ کے پیدا ہوتے ہی انہیں شادی کرنے کا مشورہ دینا ایک صحیح اقدام ہے؟..46
78 ۔ کیا مستقل شادی سے قبل عارضی اور تجرباتی شادی کرنا جائز ہے؟........46
79 ۔ نکاح منقطع (متعہ) کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟...47
80 ۔ کیا عورت کو عارضی شادی میں ضبط تولید کی اجازت ہے یا نہیں؟........47
81 ۔ کیا عارضی شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے مستقل شادی کے نتیجے میں

پیدا ہونے والے بچوں سے مختلف ہیں؟.................................47
82۔ کیا ضبط تولید شرعی لحاظ سے ایک جائز عمل ہے یا نہیں؟................48
83۔ کیا لڑکیوں کو اپنی پسند سے شادی کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟......48
84۔ اسلام نے شادی کے بارے میں کن کن چیزوں کو مد نظر رکھا ہے؟....49
85۔ کیا لڑکے خود اپنی شادی کا فیصلہ لے سکتے ہیں؟.....................49
86۔ کیا باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کی شادی کے متعلق جو فیصلہ کرنا چاہے، کرسکتا ہے؟..49
87۔ کہا جاتا ہے کہ لڑکیوں کو شادی اپنے باپ کی اجازت سے کرنی چاہیے، کیوں؟..50
88۔ وہ کون سی چیز ہے جو مردوں کو گمراہ کرتی ہے اور اس کی شکست کا سبب بنتی ہے؟..50
89۔ عشق کا تجربہ نہ رکھنے والی لڑکیاں کن مشکلات میں گرفتار ہوتی ہیں؟....50
90۔ مرد اور عورت کی عفت اور پاکدامنی پر تھوڑی روشنی ڈالئے۔..........51
91۔ کیا اسلام مرد اور عورت کے حقوق کی برابری کا مخالف ہے؟...........51
92۔ انسانی حقوق کا اعلانیہ کن بنیادوں پر مشتمل ہے؟.....................51
93۔ یہ بتایئے کہ کون سی چیز زوجین کی گھریلو زندگی کے خاتمے کا سبب بنتی ہے؟..52
94۔ کیا طلاق دینے کا حق صرف مرد کو حاصل ہے؟.........................52
95۔ کیا مرد کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ عورت کو طلاق نہ دے اور اس طرح اسے ظلم وستم کا نشانہ بنائے رکھے؟..53
96۔ کیا اسلام طلاق دینے کی حمایت کرتا ہے یا مخالفت؟...................53
97۔ خداوند تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسند چیز کیا ہے؟............53
98۔ ہمارے دینی پیشواؤں کی سیرت میں طلاق کا ذکر کس صورت میں ہوا ہے؟.54

99 ۔ کیا شادی کی طرح طلاق کے لئے بھی قوانین وضع کئے گئے ہیں؟...54
100 ۔ اسلام میں شادی کے فطری انتظام سے کیا مراد ہے؟...........54
101 ۔ اسلام میاں بیوی کی مشترکہ زندگی کی بقاء کے لئے کیا تدابیر اختیار کرتا ہے؟.55
102 ۔ جنسی لذت اندوزی سے متعلق اسلام کی رائے بیان کیجئے...........55
103 ۔ کیا اسلام طلاق کو تاخیر میں ڈالے جانے کا موافق ہے یا نہیں؟........55
104 ۔ کیا شادی کے لئے دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے؟.............56
105 ۔ کیا اسلام نے مرد کو صرف اس لئے طلاق کا حق دے رکھا ہے کہ وہ عورت کا نان ونفقہ فراہم کرتا ہے؟..56
106 ۔ ازدواجی زندگی کی قدرتی صورت کیا ہے، ایک ہی مرد یا عورت سے شادی کرنا یا متعدد شادیاں؟..56
107 ۔ کیا موجودہ دور میں زندگی کی دشواریوں کے لئے صنعتی انقلاب کو قصوروار ٹھہرایا جاسکتا ہے؟..56
108 ۔ کیا مستقل شادی ذمہ داریوں میں اضافے کا سبب بنتی ہے یا عارضی شادی؟.57
109 ۔ آپ کے خیال میں متعدد شادیوں کی اصل وجہ کیا ہے؟.............57
110 ۔ مشترکہ زندگی کو توازن اور تعادل بخشنے والا بہترین عامل کون سا ہے؟...57
معروضی سوالات..

عرض ناشر

تعریف اس خدا کے لئے جو ہمارا خالق و مالک ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے اور جو تعریف اور عبادت کے لائق ہے، درود ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر جو ہماری رہنما ہے۔

شہید مطہری کے موضوعات پر کام جاری و ساری ہے اور اس میں ہر دن ترقی ہو رہی ہے اور اس سلسلہ کو جاری رکھنے میں خدا کی رحمت اور آپ کی دعاوں کا بہت بڑا عمل ہے انتہائی مسرت ہے کہ استاد شہید کی کتب میں سے انتہائی محنت اور عرق ریزی کے بعد مختصر اور جامع انداز میں عام قارئین کے لئے سوال و جواب کی صورت میں مختلف موضوعات پر کام جاری ہے اور اسی سلسلہ میں سے سوالات اور ان کے جوابات پیش خدمت ہیں، جو طلباء کے لئے خاص اہمیت کے حامل ہوں ہیں۔

سوال و جواب کا یہ سلسلہ مختلف ایرانی ویب سائٹ سے لے کر آپ کے استفادہ کے لئے پیش کیا جا رہا ہے، آپ سے التماس ہے کہ ان مسودات کو مہیا کرنے اور تالیف کرنے والوں کے ساتھ ہماری پوری ٹیم کو اپنی دعاؤں یاد رکھا جائے تا کہ یہ سلسلہ جاری رہ سکے۔

شہید مطہری فاونڈیشن کے تحت شائع ہونے والی تمام کتب ہماری ویب سائٹ www.shaheedmutahhari.com پر استفادہ کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔

مقدمہ:

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ شادی کرنے والا انسان اپنے دین کے آدھے یا ایک تہائی حصہ کو محفوظ کر لیتا ہے جس کے بعد باقی حصے کی تکمیل کے لئے اسے تقوی اور پرہیزگاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ شادی سنت نبوی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ نوجوانوں کو اس مقدس امر کی طرف ترغیب دلاتے تھے۔ یقیناً پہلے زمانے میں مہر یہ اور دیگر انتظامات ہلکے اور کم ہوا کرتے تھے۔ اس زمانے میں شادی کے بندھن میں بندھنے والے دولہا دلہن کے گھر والوں کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ وہ انہیں زندگی گزارنے کے لئے نہایت ضروری اور بنیادی ساز و سامان بہم پہنچا سکیں۔ وہ صرف اسی پر اکتفاء کرتے تھے۔ ایسا بہت کم ہوتا کہ انتظامات مذکورہ حدود سے آگے بڑھ جائیں۔ حتی کہ ہوتا یہ تھا کہ دولہا اپنے والد کے گھر میں ایک کمرہ منتخب کرتا اور شادی کے بعد میاں بیوی وہیں سے اپنی مہر و محبت سے بھری عملی زندگی کا آغاز کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

> شادی کرنا میری سنت ہے، جو کوئی اس کی خلاف ورزی کرے، میری امت میں سے نہیں ہے۔ [۱]

بعض جوانوں کا خیال ہے کہ شادی کے بعد ان کی مالی حالت کمزور پڑ سکتی

---

[۱] بحار، ج ۱۰۲، ص ۲۱۷

ہے اور شاید وہ اپنی شادی شدہ زندگی کا بھرم نہ رکھ سکیں۔ حالانکہ ایسا کچھ نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

> اگر تم فقیر اور غریب ہو، تو شادی کرلو کہ اس طرح خداوند تعالی اپنے فضل وکرم سے تمہیں غنی بنا دے گا۔

خداوند تعالی فرماتا ہے:

اور وہی وہ خدا ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا ہے اور پھر اس کو خاندان اور سسرال والا بنا دیا ہے اور پروردگار ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے [۱]

اسلام جیسے مقدس دین میں ہر شخص کو اپنے لئے ایک مناسب شریکہ حیات کے انتخاب کا حق حاصل ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ممکن ہے کہ وہ گناہ کی طرف مائل ہوجائے، اس لئے شادی گناہوں سے دور رہنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے:

> اور اپنے کنوارے جوان لڑکوں اور لڑکیوں اور اپنے نیک اور شائستہ غلاموں اور کنیزوں کے نکاح کا اہتمام کرو کہ اگر وہ فقیر بھی ہوں گے تو خدا اپنے فضل وکرم سے انہیں مالدار بنادے گا کہ خدا بڑی وسعت والا اور صاحب علم ہے [۲]

اس مقدس امر کو انتہائی مشکل اور سخت بنا دینے والے عوامل میں سے ایک عمل بے جا اور نا مناسب سختیاں ہیں جو اس بیچ کھڑی کی جاتی ہیں۔ یہ سختیاں ہی اس بات کا باعث بنتی ہیں کہ طرفین میں سے کوئی بھی اپنے ذوق وسلیقہ اور پسند کے مطابق عمل نہیں کر پاتا اور اس طرح شادی ان کے لئے ایک ناممکن امر کی صورت اختیار کرجاتی ہے۔ ہاں! یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ دنیا کا ہر انسان اپنی کچھ آرزوئیں اور

---

[۱] سورہ فرقان: ۵۴

[۲] سورہ نور: ۲۲

ارمان رکھتا ہےلیکن ان آرزوؤں کوشادی کی راہ میں رکاوٹ بننےنہیں دینا چاہیے۔ گذشتہ زمانے میں لوگوں کی توقعات انتہائی قلیل اور قابل دسترس ہوا کرتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شادیاں بڑی آسانی سے ہوجایا کرتی تھیں اور یوں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا احترام کرتے تھے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ شادی کی برکات اور قدر و قیمت سے آگاہی حاصل کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

> حق تعالی کی عنایت اور رحمت چار مقام پر انسان کی طرف متوجہ ہوتی ہے: بارش کے دوران، جب بیٹا باپ کو نگاہ محبت سے دیکھے، خانہ خدا کا دروازہ کھلتے وقت اور اس وقت جب کسی کا عقد ونکاح پڑھا جاتا ہے۔[۱]

> رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:
> شادی کرو اور اپنے کنوارے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادی کراؤ کیونکہ ایک مسلمان کی خوش بختی کی علامت یہ ہے کہ وہ کسی عورت کے شادی کے تمام اخراجات کی ذمہ داری اٹھائے۔ خدا کے نزدیک، اسلام میں نکاح کے سبب آباد ہونے والے گھر سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں۔[۲]

شادی کے اثرات میں سے ایک اور مثبت اثر یہ ہے کہ شادی کرنے والے کی نظریں دوسروں کے ناموس کی طرف کم ہی اٹھتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

> جوانو! تم میں سے جو بھی قدرت رکھتا ہو، شادی کرلے تا کہ

---

[۱] اسلام میں شادی: ص ۱۷

[۲] اسلام میں شادی: ص ۷

تمہاری نگاہیں عورتوں کے تعاقب میں کم رہیں اور تمہارے دامن (گناہ اور آلودگی سے) پاک رہیں۔[۱]

اگر لڑکے اور لڑکیاں صحیح وقت پر شادی کریں تو وہ گناہوں سے دور رہیں گے اور یہ مسئلہ اس بات کا باعث بنے گا کہ تمام گھر پاک اور اطمینان وسکون کے ساتھ آباد ہوں۔ کنوارے لڑکے اور لڑکیاں جنسی دباؤ کے پیش نظر روحانی اور نفسیاتی مشکلات میں گرفتار ہو سکتے ہیں۔

شادی کے مقابلہ میں درپیش ایک مسئلہ، طلاق ہے جسے دین اسلام نے ایک مکروہ عمل قرار دیا ہے۔ ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ فرماتے ہیں:

خداوند تعالی کی طرف سے حلال چیزوں میں سے کوئی چیز طلاق سے زیادہ ناپسند نہیں۔[۲]

مرد اور عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی مشکلات اور مسائل خود حل کریں تا کہ ان کے درمیان جدائی کی نوبت نہ آنے پائے۔ طلاق کے بارے میں یہی کافی ہوگا کہ ہم سورہ طلاق کی آیت نمبر ۱ سے ۷ تک کی طرف رجوع کریں:

بنام خدائے رحمان و رحیم۔ اے پیغمبر اسلام! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے حساب سے طلاق دو اور پھر عدت کا حساب رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ وہ تمہارا پروردگار ہے اور خبردار انہیں ان کے گھروں سے مت نکالنا اور نہ وہ خود نکلیں جب تک کوئی کھلا ہوا گناہ نہ کریں ۔ یہ خدائی حدود ہیں اور جو خدائی حدود سے تجاوز کرے گا اس نے اپنے ہی نفس پر ظلم کیا

---

[۱] اسلام میں شادی: ص ۱۴

[۲] وسائل، ج ۱۵، ص ۲۸

ہے تمہیں نہیں معلوم کہ شاید خدا اس کے بعد کوئی نئی بات ایجاد کردے۔

ہم جس دنیا میں زندگی بسر کررہے ہیں وہ بظاہر اس قدر دلکش اور خوبصورت ہے کہ اس نے تمام جوانوں کو شادی جیسے سیدھے راستے سے انحراف پر مجبور کردیا ہے اور جوان لوگ شادی کے لئے صحیح اقدامات عمل میں نہیں لاتے۔ ہم نے اس کتاب میں شادی اورطلاق کے موضوع پر روشنی ڈالی ہے اور اس بارے میں حضرت آیت اللہ مطہری سے چندسوالات پوچھے ہیں۔

ہم نے اس بارے میں پوچھے جانے والے اپنے تمام سوالات کے جوابات حضرت آیت اللہ مطہری کی کتاب "اسلام اور مغربی دنیا میں جنسی اخلاقیات" اور "اسلام میں حقوق" سے لئے ہیں۔

سوال 1: مسلمان، سنت نکاح اور کنوارے پن کے سلسلے میں کیا نظریہ رکھتے ہیں۔

جواب:۔ہم مسلمان میاں بیوی کے ایک دوسرے کی طرف جھکاؤ اور محبت کو خداوند تعالی کے وجود کی ایک نمایاں علامت اور عقد و نکاح کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھتے ہیں جب کہ کنوارے پن کو ایک قسم کی برائی خیال کرتے ہیں، ہم جب یہ سنتے یا پڑھتے ہیں کہ بعض مذاہب اور عقائد کے مطابق جنسی تعلقات بذات خود نہایت نجس اور کسی کے ساتھ بھی جنسی تعلقات قائم کرنا (اگر چہ قانونی اور شرعی میاں بیوی ہی کیوں نہ ہو) تباہی و بربادی کا باعث بن سکتا ہے،تو بہت حیران ہوتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ کہتے ہیں: قدیم زمانے کے لوگ عام طور پر اس وہم میں مبتلا رہتے تھے۔

سوال 2: پرانے زمانے میں ریاضت اور مشقت کی عمومی تحریک کسطرح وجود میں آئی؟

جواب:دور حاضر کا ایک ماہر سماجیات اور فلسفی برٹرنڈ رسل کہتا ہے:جنسی تعلقات کی مخالفت سے متعلق عوامل اور عقائد بہت پرانے زمانے ہی سے رائج تھے۔ خاص طور پر جہاں جہاں عیسائیت اور بودائی مذہب کا رواج ہوا، وہاں وہاں مذکورہ عقیدے کو بھی تقویت نصیب ہوئی اور" سرٹارک"اس عجیب وغریب فکر کی مثالوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس فکر کے مطابق جنسی تعلقات ایک تباہ کن اور ناپاک

عمل ہے۔

دنیا میں بعض علاقے ایسے بھی تھے جہاں اگرچہ عیسائیت اور بودائی مذہب کے اثرات دور دور تک دکھائی نہیں دیتے تھے، پھر بھی ان کے درمیان ایسے ادیان اور راہب موجود تھے جو تجرد اور کنوارے پن کی حمایت کرتے تھے، مثال کے طور پر یہودیوں ۔ اور اس طرح دنیا میں (acenits) کے درمیان موجود ریاضت کی ایک عمومی تحریک وجود میں آئی۔

سوال :3۔ یہ عقیدہ کیونکر وجود میں آیا کہ جنس مادہ (عورت) تباہی و بربادی کی اصل وجہ ہے؟

جواب:۔ یہ عقیدہ اور اصول ایران میں باختر علاقہ کی طرف پھیلا کہ جنس مادہ (عورت) تباہی و بربادی کا اصل سبب ہے، جس کے ساتھ اس عقیدے نے بھی جنم لیا کہ ہر قسم کے جنسی تعلقات قائم کرنا ناپاک ہے۔ رفتہ رفتہ اس عقیدے نے عیسائی کلیساؤں کے اصلاحی عقائد میں اپنی جگہ بنا لی اور نتیجے کے طور پر کئی صدیوں تک انسانوں کے ایک عظیم انبوہ کے ذہنوں کو خوف و ہراس اور نفرت میں مبتلا رکھا۔ نفسیاتی ماہرین کے مطابق اس عقیدے نے بہت سی ایسی نفسیاتی بیماریوں کو جنم دیا جن کی مثال ملنا مشکل ہے۔

سوال 4۔ کلیسا کے کنوارے پن کی طرف جھکاؤ کی وجہ کیا تھی؟

جواب:۔ بظاہر عیسائیوں کے درمیان جنسی تعلقات کو اس قدر نجس اور قرار دئے جانے کی علت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلے میں کلیسا کا وہ نظریہ جسے انہوں نے ابتدائی زمانے ہی سے پیش کیا وہ یہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے تمام زندگی کنوارے ہی رہے ۔ وہ کہتے تھے کہ اگر عیسی علیہ السلام نے آخری عمر تک شادی نہیں کی تو اس کی وجہ اس عمل کا ذاتی طور پر قبیح اور نجس ہونا تھا۔ اور اسی بنا پر تمام عیسائی پادری اور مقدس افراد، روحانیت کے اعلی مرتبے پر فائز ہونے کو اپنی تمام زندگی کے

دوران عورت سے آلودہ نہ ہونے سے مشروط سمجھتے ہیں۔ پاپ کا انتخاب بھی ہمیشہ ان ہی لوگوں میں سے ہوتا ہے جنہوں نے اپنی تمام عمر کے دوران کبھی کسی عورت سے جنسی تعلق قائم نہ کیا ہو۔

سوال: 5۔ یہ بتایئے کہ کلیسا کن حالات میں شادی کو ایک جائز عمل قرار دیتا ہے؟

جواب:۔کلیسا صرف تولید نسل کی غرض سے کی ہوئی شادیوں کو جائز قرار دیتا ہے۔ اس کے باوجود ان کی نظر میں اس فعل (یعنی عورت کے ساتھ جنسی تعلقات) کی قباحت اور برائی اس عمل (شادی) کے ذریعے زائل نہیں ہوتی۔شادی کو جائز قرار دینے کی ایک اور وجہ ان کے نزدیک اخلاقی برائیوں کو پھیلنے سے روکنا ہے یعنی اس طرح مردوں اور عورتوں کے کھلے عام جنسی تعلقات کی روک تھام میں مدد ملتی ہے۔ رسل کہتا ہے: سنٹ پال کے نظریے کے مطابق تولید نسل کا مسئلہ دراصل ایک فرعی مسئلہ ہے، شادی کی اصل وجہ فسق و فجور کی روک تھام ہے اور بس! یہی دراصل شادی کی بنیادی وجہ ہے کہ جسے چھوٹی برائی کے ذریعہ بڑی برائی سے بچنے کا نام دیا گیا ہے۔

سوال: 6۔ مہربانی کر کے طلاق کے بارے میں کلیسا کے نظریہ کی وضاحت کیجئے؟

جواب:۔۔کلیسا شادی کو ناقابل منسوخ اور طلاق کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس طرح کلیسا نے شادی کے تقدس میں اضافہ کرتے ہوئے اسے تحقیر کا نشانہ بننے سے بچایا ہے۔لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ طلاق کو ممنوع اور شادی کو ناقابل منسوخ قرار دینے سے کلیسا کا مقصد یہ ہو کہ جن لوگوں کو بہشت تجرد (کنوارے پن کی جنت) سے نکال باہر کیا گیا ہے، انہیں اس طریقے سے سزا دی جاتی رہے۔

سوال: 7۔عورت کے بارے میں پرانے اقوام وقبائل کے نظریات کیا تھے؟

جواب:۔جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ پرانے زمانے کے اقوام وقبائل عورت کے بارے میں حقارت آمیز رویہ اور نظریہ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ عورت مکمل انسان نہیں، بلکہ انسانوں اور حیوانوں کے درمیان برزخ کی حیثیت رکھتی ہے؛ عورت

نفس ناطقہ کی حامل نہیں ہے، عورت کسی صورت بھی جنت میں داخل نہیں ہوسکتی وغیرہ۔ یہ آراء وعقائد صرف (ایک طرف یعنی) عورت کو مدنظر رکھ کر اپنا فیصلہ سناتے ہیں کہ جس سے نفسیاتی طور پر مردوں میں غرور اور عورتوں میں حقارت کا احساس جگانے کے علاوہ اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ لیکن جنسی تعلقات کو نجس اور برا قرار دینے جیسا اعتقاد مرد اور عورت دونوں کے جذبات کو مساوی طور پر ٹھیس پہنچاتا ہے اور اس طرح فطری خواہشات اور مذہبی عقائد کے درمیان ایک جانکاہ کشمکش کا آغاز ہوتا ہے۔

سوال :8۔ انسان میں نفسیاتی بیماریوں کی اصل وجہ کیا ہے؟

جواب:۔ انتہائی خطرناک نتائج کی حامل نفسیاتی بیماریوں کی اصل وجہ فطری رجحانات اور سماج مخالف تلقینوں کے درمیان موجود کشمکش ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ غیر معمولی موضوع علم نفسیات اور ماہرین نفسیات کی محفلوں میں خاص توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

سوال :9۔ جنسی رجحان کے بارے میں اسلامی نظریے کی وضاحت کیجئے۔

جواب:۔ اسلام میں کہیں بھی جنسی رجحان یا اس کے اثرات کے ناپاک ہونے کی طرف اشارہ نہیں ہوا۔ بلکہ اسلام کی تمام تر کوششوں کا مقصد یہ رہا ہے کہ کسی نہ کسی طرح ان رجحانات کو صحیح سمت دکھا سکے۔ اسلام کی نظر میں جنسی تعلقات کو صرف موجودہ یا آئندہ نسلوں کی سماجی مصلحتیں محدود کرتی ہیں اور اس مقصد کے لئے اسلام نے مختلف تدبیریں کی ہیں کہ جن کا مقصد جنسی خواہشات کو احساس محرومیت سے بچانا اور ناکامی وسرکوبی سے محفوظ رکھنا ہے۔

سوال: 10 ۔ اسلام اور عیسائیت کے عقائد کے بارے میں دانشوروں کی کیا رائے ہے؟

جواب:۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بریٹرنڈ رسل جیسے بعض دانشور جہاں عیسائیت، بودائی مذہب وغیرہ پر اس سلسلہ میں اعتراض کرتے ہیں وہیں جب اسلام کی نوبت آتی ہے تو مکمل سکوت اختیار کرتے ہیں۔

رسل اپنی کتاب "اخلاق اور مشترکہ زندگی" میں صرف اتنا ہی کہتا ہے کہ:
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کنفیوشس (اگر ہم کنفیوشس کے مسلک کو مذہب کہیں) کے علاوہ دیگر تمام مذاہب کے بانیان نے سیاسی اور سماجی اصولوں کی طرف دھیان دیئے بغیر روح کی تکمیل کو فکری تنویر اور فنا سے مشروط خیال کیا ہے۔

سوال: 11۔کیا جنسی تعلقات روحانیت کے منافی عمل ہے یا نہیں؟

جواب:۔بہرحال اسلامی نقطہ نگاہ سے جنسی تعلقات نہ صرف معنویت اور روحانیت کے منافی عمل نہیں، بلکہ یہ انبیاء کے اخلاق کا ایک جز بھی ہے۔ایک حدیث ہے کہ:

من اخلاق الانبیاء حب النساء

متعدد روایات کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اطہار علیہم السلام اپنی ازواج سے اپنی محبت کا اظہار کرتے تھے۔ اور اس کے برعکس وہ رہبانیت کی خو بو پیدا کرنے والے لوگوں کی سخت سرزنش کیا کرتے تھے۔

سوال: 12۔کیا اسلام نے جنسی لذت سے دور رہنے کی تجویز پیش کی ہے یا نہیں؟

جواب:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے عثمان بن مظعون نامی ایک صحابی نے زہد و عبادت کو اپنا پیشہ بنا رکھا تھا۔ ان کے دن روزے رکھنے اور راتیں نماز پڑھنے میں بسر ہوتی تھیں۔ ایک دن ان کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام ماجرا کہہ سنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عالم میں کہ آپ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار نمایاں تھے، اپنی جگہ سے اٹھے، عثمان بن مظعون کے پاس گئے اور ان سے فرمایا:

اے عثمان! جان لو کہ خداوند تعالی نے مجھے رہبانیت کے لئے نہیں بھیجا۔ میری شریعت ایک فطری اور آسان شریعت ہے۔ میں خود بھی نماز پڑھتا ہوں اور روزے رکھتا ہوں (لیکن ان تمام کاموں کے باوجود) اپنی بیوی سے ہمبستر بھی ہوتا

ہوں۔ جو شخص میرے لائے ہوئے دین کی پیروی کرنے کا مشتاق ہے، اسے چاہیے کہ میری سنت پر عمل کرے۔ شادی بیاہ اور مرد و عورت کے باہمی تعلقات میری سنت میں سے ہے۔

سوال: 13۔ کیا مغربی دنیا آج بھی جنسی اخلاقیات کو اسی نگاہ سے دیکھتی ہے کہ جس نگاہ سے پہلے دیکھتی تھی؟

جواب:۔ موجودہ دور میں جنسی اخلاقیات کے بارے میں مغربی دنیا کا نقطہ نظر گذشتہ زمانے کے مقابلہ میں پوری طرح تبدیل ہوکر رہ گیا ہے جسے اصطلاحی معنوں میں ہم ۱۸۰ درجے کی تبدیلی کا نام دے سکتے ہیں۔ آج کل کے مغربی ممالک میں ہر طرف جنسی تعلقات کی تقدیس اور احترام، آزادی کی ضرورت اور ہر شرط و پابندی کا خاتمہ جیسے موضوعات پر بحثیں ہو رہی ہیں۔ پرانے زمانے میں وہ جنسیات سے متعلق اپنے نظریات کو دین کا نام دیتے تھے لیکن اب اس بارے میں اپنے نئے نقطہ نظر کو علم اور فلسفہ کہہ کر بلاتے ہیں۔

سوال: 14۔ کیا ہم پر مغربی ممالک کے افکار کا اثر تیزی اور آسانی سے ہوا ہے یا آہستہ آہستہ اور مشکل سے؟

جواب:۔ اگرچہ پرانے زمانے میں اقوام و قبائل کے درمیان باہمی تعلقات کی نوعیت نہایت کمزور تھی، اس کے باوجود بھی بدقسمتی سے ہم ان کے افکار کے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکے۔ لیکن حالیہ زمانے اور موجودہ حالات میں ہم پر بڑی تیزی سے ان کے نئے افکار کا سیلاب ہماری طرف رواں دواں ہے۔

سوال: 15۔ کیا جنسی اخلاقیات عام اخلاقیات ہی کا ایک حصہ ہے؟

جواب:۔ جنسی اخلاقیات عام اخلاقیات ہی کا ایک حصہ ہے جو انسانوں کی ان عادتوں، خصلتوں اور طریقوں پر مشتمل ہے جن کا تعلق براہ راست جنسی خواہشات سے ہے جیسے عورت کا مرد سے حیاء کرنا، مرد کی غیرت، عورت کی اپنے شوہر سے وفاداری

اور پاکدامنی، اپنے بدن کو ڈھانپنا، نامحرموں کے سامنے اپنے اعضاء کو چھپائے رکھنا، زنا کی ممنوعیت، اپنے قانونی شوہر یا اپنی قانونی بیوی کے علاوہ کسی کو دیکھنے یا چھونے کی ممنوعیت، محرم افراد سے شادی کی ممنوعیت، حیض کے دنوں میں عورتوں سے ہمبستری کی ممنوعیت، عفت کے منافی تصویروں کی اشاعت کی ممنوعیت اور پوری زندگی کنوارا ہی رہنے کی قباحت یا تقدس وغیرہ سب جنسی اخلاقیات میں شمار ہوتی ہیں۔

سوال: 16۔کیا آپ کی نظر میں تقوی شادی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے؟

جواب:۔ کلیسائی پادریوں کے عقیدے کے مطابق تقوی کا سب سے پہلا مطالبہ یہ ہے کہ انسان شادی سے پرہیز کرے۔ راسل کہتا ہے: قدیس لوگوں (مقدس پادریوں) کے رسالوں میں ہمیں شادی سے متعلق دو یا تین خوبصورت عبارتیں دیکھنے کو ملتی ہیں لیکن باقی تمام جگہوں پر کلیسائی پادریوں نے شادی کو انتہائی نازیبا کلمات سے یاد کیا ہے۔ دراصل ان کے نزدیک ریاضت کا اصل سبب مردوں کو متقی اور پرہیزگار بنانا ہے جس کے لئے لازمی ہے کہ شادی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کردینا چاہیے جسے ایک پست عمل خیال کیا جاتا تھا لہذا بکارت (کنوارے پن) کی کلہاڑی سے شادی بیاہ کے اس درخت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کاٹ کر گرا دو۔ یہ ہے تقدس کے ہدف کے بارے میں سینٹ جیرم کا راسخ عقیدہ!

سوال :17 ۔کیا جنسی اخلاقیات بھی عام اخلاقیات کا ایک حصہ کہلائے جانے کے لائق ہے؟

جواب:۔ انسان کے اخلاقیات نفسانی خواہشات سے وابستہ ہیں اور ان کی غیر معمولی طاقت وتوانائی کی وجہ سے جنسی اخلاق ہمیشہ اخلاق کے اہم ترین حصوں میں شمار کیا جاتا رہا ہے۔

سوال: 18۔جنسی خواہشات کو پورا کرنا کس قدر اہمیت کا حامل ہے؟

جواب:۔ ول ڈیورنٹ کہتا ہے کہ جنسی خواہشات کو پورا کرنا ہمیشہ اہم ترین

اخلاقی ذمہ داریوں میں شمار ہوتا رہا ہے۔ کیونکہ تولید نسل کی خواہش نہ صرف شادی کے دوران بلکہ اس سے پہلے اور بعد میں بھی مشکلات کا باعث بنتی رہی ہے۔ اور نتیجہ کے طور پر اسی خواہش کی شدت اور زیادتی اور قانون کی نافرمانی اور اس فطری راہ میں پیش آنے والے انحرافات اس بات کا سبب بنتے ہیں کہ تولید نسل کے ان سماجی محکموں میں شورش اور بے نظمی پیدا ہو جائے۔

سوال: 19۔ ول ڈیورنٹ کنوارے پن (بکارت) اور شرم و حیا کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے؟

جواب:۔ اگر چہ ول ڈیورانٹ اخلاقیات کی جڑ طبیعت اور فطرت میں نہیں بلکہ پیش آنے والے مختلف تلخ، ناگوار اور ظلم وستم پر مبنی واقعات میں مانتا ہے۔ اس بارے میں اس کا دعوی یہ ہے کہ ایسی اخلاقیات اگر چہ نقائص سے بھری ہوئی ہے پھر بھی چونکہ انسان کی تکمیل کے لئے اس سے بہترین انتخاب ممکن نہیں اس لئے وہ اس کی حفاظت کو لازمی قرار دیتا ہے۔ وہ کنوارے پن (بکارت)، حیا اور احساس شرم کے مسئلے کے بارے میں کہتا ہے کہ: پرانے سماجی عادات و اطوار فطری انتخاب کے بہترین نمائندے قرار دیئے جاسکتے ہیں، وہ انتخاب جو انسان نے مسلسل کئی صدیوں کے بعد اپنی بے شمار غلطیوں کو پس پشت ڈال کر کیا ہے۔ اسی لئے ہمیں یوں کہنا چاہیے کہ اگر چہ بکارت (کنوارے پن) کا احترام اور احساس شرم کا تعلق نسبی امور سے ہے کہ جن کا تعلق شادی کے ذریعے عورت کی خریداری سے ہے اور جو کئی ذہنی بیماریوں کا باعث بن سکتے ہیں، لیکن پھر بھی یہ بعض سماجی فوائد رکھتے ہیں اور اس طرح جنسی عوامل کی بقاء کی راہ میں اس کا شمار ایک اہم معاون کے طور پر ہوتا ہے۔

سوال: 20۔ قدیم جنسی اخلاقیات کی اساس کس چیز کو قرار دیا جاسکتا ہے؟

جواب:۔ اس بارے میں فرائڈ اور اس کے پیروکار ایک الگ ہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ ان کا سارا زور اس بات پر ہے کہ قدیم جنسی اخلاقیات کو مکمل طور پر تبدیل

کر دیا جائے اور اس کی جگہ نئی جنسی اخلاقیات کو پیش کیا جائے۔ فرائڈ اور اس کے پیروکاروں کے عقیدے کے مطابق قدیم جنسی اخلاقیات کی اساس اور بنیادیں محدودیت اور ممنوعیت پر استوار ہیں۔ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ آج انسانوں کو جن ذہنی اور جسمانی پریشانیوں کا سامنا ہے ان کی اصل وجہ یہی محرومیت، ممنوعیت اور ان کے نتیجے میں پیدا ہوانے والا خوف اور دہشت ہے جو انسان کے ضمیر اور باطن میں دھیرے دھیرے رچ بس گیا ہے۔

سوال :21 ۔جنسی تعلقات میں جدید اخلاقیات سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ برٹرنڈ رسل بھی جب نئی اخلاقیات کا مشورہ دیتا ہے تو اپنی باتوں کی اساس اور بنیاد اسی مفہوم کو قرار دیتا ہے۔ وہ اپنے عقیدے کے مطابق جنسی اخلاقیات کی بات کرتے ہوئے ایسی منطق کا دفاع کرتا ہے جس میں احساس شرم، پاکیزگی اور تقوی، غیرت (اس کی نظر میں جذبہ حسد) اور ان جیسے کسی احساس کا وجود ہی نہیں جنہیں وہ ''ٹیبو'' کا نام دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اس منطق میں بعض دیگر معانی و مفاہیم جیسے بدصورتی، برائی اور رسوائیوں کا گزر تک نہیں۔ اس کا تمام دارومدار عقل اور فکر پر ہونا چاہیے۔ اس طرح یہ منطق جنسی محدودیت کو صرف اسی قدر قابل قبول سمجھتی ہے جس قدر کھانے پینے کے معاملے میں ممنوعیت کو قابل قبول قرار دیا جاسکتا ہے۔

سوال :22 ۔برائے مہربانی یہ بتائیں کہ نئی جنسی اخلاقیات کے حامیوں نے اپنے نظریات کی بنیاد کن اصولوں کو قرار دیا ہے؟

جواب:۔ جدید جنسی اخلاقیات کے حامیوں نے اپنے نظریات کی بنیاد تین اصولوں پر رکھی ہے:

۱۔ ہر شخص کی آزادی کا تحفظ لازمی ہے بشرطیکہ یہ آزادی دیگر افراد کی آزادی میں خلل نہ ڈالے۔

۲۔ انسان کی سعادت اس کے وجود میں پوشیدہ تمام تر صلاحیتوں کو پروان

چڑھانے اور ترقی دینے سے مشروط ہے۔

۳۔ کسی چیز کی طرف انسان کی رغبت، تسکین اور سیر ہونے سے کم جبکہ روک تھام اور ممنوعیت سے زیادہ ہوجاتی ہے۔

سوال :23 ۔کیا جنسی آزادی سے دوسروں کے حقوق کو نقصان پہنچتا ہے؟

جواب:۔ ان کے عقیدے کے مطابق ایک انسان کو جنسی آزادی فراہم کرنے سے دوسروں کے حقوق کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہاں جب پیدا ہونے والے بچے اور باپ بیٹے کے تعلق کے بارے میں اطمینان کا مسئلہ پیش میں آئے تو اس وقت شوہر کے حق کا خیال رکھنا عورت پر لازمی قرار پاتا ہے۔ اس صورت میں عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے قانونی شوہر کے علاوہ کسی دوسرے مرد سے حاملہ نہ ہو۔ جب تک حاملہ ہونے سے بچنے والی دوائیں ایجاد نہیں ہوئی تھیں، عورت پر اپنے شوہر کے اس حق کا خیال رکھنا لازمی تھا اور نتیجے کے طور پر وہ اپنی پاکدامنی و پرہیزگاری کا خیال رکھتے ہوئے شوہر سے اپنی وفاداری کا ثبوت فراہم کرتی تھی، لیکن جدید دواؤں کی ایجاد نے اس مسئلے کو بھی ختم کر کے انہیں پوری آزادی دلا دی ہے۔

سوال:24 ۔حق اور آزادی کی اساس اور بنیاد کون سی چیز ہے؟

جواب:۔ بہت سے مغربی فلاسفہ کے تصور کے برعکس جو چیز دراصل حق اور آزادی کی بنیاد اور اس کے لحاظ اور احترام کا باعث بنتی ہے، وہ انسان کا ارادہ اور رجحان نہیں بلکہ وہ صلاحیت ہے قدرت نے اس کی ذات میں رکھی ہے تاکہ اس کی مدد سے وہ اپنی تکمیل اور ترقی کے مراحل طے کر سکے۔ انسان کا ارادہ جب تک اس کی ذات میں موجود بلند اور مقدس صلاحیتوں سے ہم آہنگ رہے اور اسے اس کی ترقی کے منازل طے کرنے میں معاون ثابت ہوتا رہے، اس کا احترام واجب ہے۔ لیکن جب یہی ارادہ، انسان کو نیستی و نابودی اور ہوائے نفس کی طرف ڈھکیلنے لگے اور اس کی پوشیدہ صلاحیتوں کو ضائع کر دے، تو یہ اپنا احترام کھو بیٹھتا ہے۔

سوال: 25۔ کیا انسان دوسروں کی آزادی کے لئے خطرہ بن سکتا ہے؟

جواب:۔ اگر ہم انسان کے پیدائشی حق آزادی کا یہ معنی نکالیں کہ اسے رجحان، خواہشیں اور ارادوں کا مالک بنایا گیا ہے کہ جن کا احترام لازمی ہے۔ مگر یہ کہ دوسروں کی آزادی، رجحانات اور ضرورتوں سے متصادم ہوں اور انہیں خطرے میں ڈال دیں، تو ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ نہ صرف دوسروں کے حقوق اور آزادی بلکہ وہ انسان کی اپنی اہم مصلحتیں بھی اس کی آزادی کو محدود کرسکتی ہیں۔

سوال: 26۔ اخلاقیات کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیز کا نام کیا ہے؟

جواب:۔ اخلاقیات کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیز یہی آزادی کا نعرہ اور اس کی غلط تفسیر ہے۔ جب راسل سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ کیا وہ خود کو کسی اخلاقی نظام کا پابند سمجھتا ہے؟ تو جواب دیتا ہے: جی ہاں! لیکن پھر بھی اخلاقیات کو سیاست سے الگ کرنا ایک مشکل کام ہے۔

سوال: 27۔ لوگوں کو کیونکر اخلاقیات کی تعلیم دینی چاہیے؟

جواب:۔ میرے خیال میں اخلاقیات کی تعلیم یوں دی جاسکتی ہے کہ مثال کے طور پر زید ایک ایسا کام انجام دینا چاہتا ہے جو اس کے لئے تو مفید ہے لیکن اس سے اس کے ہمسایوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر زید ایسا کوئی عمل انجام دیتا ہے اور یوں اپنے پڑوسیوں کو زحمت میں ڈال دینے کا سامان فراہم کرتا ہے تو اس کے ہمسائے آپس میں جمع ہوکر یہ کہیں گے کہ:

ہم کسی صورت اس بات پر راضی نہیں ہیں اس لئے ہمیں ایسا کوئی قدم اٹھانا چاہیے، تاکہ وہ ہماری خاموشی سے مزید غلط فائدہ نہ اٹھا سکے۔

سوال: 28۔ مفید اور موثر اخلاقی روش کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔

جواب:۔ میری اخلاقی روش سماج کے تمام لوگوں کے عمومی اور خصوصی مفادات کے درمیان ہماہنگی کی فضا ایجاد کرنے کا نام ہے۔ یہ اخلاقی روش علمی ہونے کی

وجہ سے رتبے میں افلاطون کے مثالی معاشرے (مدینہ فاضلہ) سے کم تر نہیں۔ راسل اخلاقیات میں مقدسات کو قبول نہیں کرتے ہیں: وہ معانی و مفاہیم کہ جنہیں انسان اپنے ذاتی مادی مفادات پر فوقیت دے اور ان کے لئے اپنے رجحانات، خصوصیات اور ارادوں کو محدود کرنے سے دریغ نہ کرے، وجود نہیں رکھتے۔ راسل نے ایسے معانی و مفاہیم پر مبنی اخلاقیات کو "ٹیبو" اخلاقیات کا نام دیا ہے۔

سوال: 29۔ کیا سماج کے افراد کو ہمیشہ قدرت و طاقت کا حامل خیال کرنا ایک صحیح عمل ہے؟

جواب:۔ ظاہری سی بات ہے کہ اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ ایک سماج کے افراد یا سماجی گروہ ہی ہمیشہ تمام تر طاقت اور قدرت کا مظہر ہیں جو مخالف سمت سے تجاوز کرنے والوں سے پیکار کرنے کے لئے اتفاق و اتحاد کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں؛ اسی طرح اگر ہم مان لیں کہ ہمیشہ سے ایسا ہوتا آیا ہے کہ ایک فرد ہی (جو نسبتاً کم قدرت اور طاقت کا مالک ہوتا ہے) اکثریت کے مفادات کے مخالف اقدام کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس صورت میں ہمیں بلاشبہ راسل کے مفروضے کو درست ماننا پڑے گا۔

سوال: 30۔ ایک گھر کو کس طرح کا مرکز ہونا چاہیے؟

جواب:۔ بہتر یہ ہوگا خوش فعلی اور جنسی تعلقات سے لطف اندوزی کا مرکز گھر ہی کو بنایا جائے اور تمام تر کوششیں اس مرکز کو لذت بخش بنانے میں صرف کی جائیں کیونکہ اگر یہ لذت اندوزی اور جنسی تعلقات خاندان سے نکل کر باہر کے معاشرے تک رسائی حاصل کر لے اور گلی کوچوں، بازاروں، دفاتر، ورزش کلبوں اور تفریح گاہوں جیسی وسیع وعریض فضا تک پہنچ جائیں خاندان کے مقابلہ میں زیادہ بڑا ہوتا ہے، تک پھیل جائے تو اس کے نہایت ہی خطرناک نتائج سامنے آسکتے ہیں۔

سوال: 31۔ یہ فرمائیں کہ گھریلو ماحول کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟

جواب:۔ اسلام سب سے زیادہ اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ گھریلو ماحول کو

ایسا ہونا چاہیے جس میں عورت اور مرد کو ایک دوسرے سے لذت بخش ہونے کے تمام امکانات فراہم آسکیں۔ اسلام اس بارے میں کوتاہی کرنے والے مرد یا عورت کی سختی سے سرزنش کرتا ہے۔

سوال: 32۔ سماجی ماحول کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟

جواب:۔ اسلام نے اس بات پر بہت زیادہ اصرار کیا ہے کہ عظیم سماجی ماحول پوری طرح کام کاج اور فعالیت و سرگرمی کا ماحول ہے جس میں کسی بھی قسم کے جنسی تعلقات کی سخت ممانعت ہے۔ نامحرموں کو دیکھنے، غیر قانونی شوہر یا بیوی کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے اور اجنبی مرد کے لئے بناؤ سنگھار کرنے کی ممانعت کا فلسفہ اسی لئے وجود میں آیا ہے۔

سوال: 33۔ کیا سماجی ماحول کو جنسی لذت اندوزی کی جگہ قرار دینا ٹھیک ہوگا؟

جواب:۔ اگر ہم یوں کہنے لگیں کہ زندگی میں تمام خوشیوں اور مسرتوں کا دارومدار شہوت پر مبنی اعمال کی انجام دہی پر ہے اور اگر ہم یوں فرض کر لیں کہ اس دنیا میں جو شخص زیادہ کھاتا ہے، زیادہ سوتا ہے اور دوسروں کی نسبت عورتوں سے زیادہ جنسی تعلقات قائم کرتا ہے، وہ دوسروں کے مقابلہ میں خوش اور مسرور ہے، یعنی دوسرے لفظوں میں اگر ہم انسان کی خوشی اور غم کو دیگر حیوانات کی طرح محدود تصور کرنے لگیں تو اس صورت میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اگر ہم گھریلو ماحول کی طرح سماجی ماحول کو بھی جنسی لذت اندوزی کا اڈہ بنائیں تو ہمیں زیادہ مسرت اور خوشیاں حاصل ہوسکتی ہیں!

سوال: 34۔ میاں بیوی کی مشترکہ زندگی کس طرح زیادہ اہمیت کی حامل ہے؟

جواب:۔ اگر ہم یہ سوچیں کہ بڑھاپے کے آخری دنوں تک پہنچنے کے بعد بھی کہ جب جنسی خواہشات دم توڑ جاتی ہیں، عورت اور مرد کا روحانی اتحاد، مہربانی اور خلوص برقرار رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ ایسی زندگی زیادہ اہمیت کی

حامل ہے۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ ایک مرد اپنی وفادار اور قانونی بیوی کے ساتھ رفاقت سے جو لذت اور لطف حاصل کرتا ہے وہ اس لذت اور سرشاری کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے جو اسے ہرجائی اور پیشہ ور عورتوں کے ساتھ رفاقت سے حاصل ہوتی ہے تو اس صورت میں ہمیں بلا شک و تردید یہ ماننا ہوگا کہ زیادہ خوشی اور مسرت سے بہرہ مند ہونے کے لئے ضروری ہے کہ زوجین کے جنسی تعلقات کو ان کے قانونی میاں بیوی تک محدود کر دیا جائے۔ اور اس طرح ہمیں اس کام کے لئے گھریلو ماحول اور کام کاج اور دوسری سرگرمیوں کے لئے سماجی ماحول کو مخصوص سمجھنا ہوگا۔

سوال: 35 ۔ سب سے اہم سماجی پہلو کون سا ہے؟ اور یہ کہ شادی کا سب سے اہم پہلو کیا ہے؟

جواب:۔ سماجی مسائل میں سب سے اہم شادی کا مسئلہ ہے۔ شادی کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ اس طرح مرد عورت ایک دوسرے کی صحبت سے لذت اندوزی کا سامان بہم پہنچائیں بلکہ شادی اور خاندان کی تشکیل کا اہم مقصد نئی نسلوں کی پذیرائی کے لئے ایک مرکز کی تشکیل ہے۔ آنے والی نسلوں کی خوش بختی کا سارا دار و مدار خاندان کی سماجی حالت پر ہے۔

سوال: 36 ۔ مرد اور عورت کی ایک دوسرے کی طرف کشش کیسے وجود میں آئی؟

جواب:۔ یہ خلقت کا مضبوط ہاتھ تھا، جس نے نئی نسلوں کی ایجاد، بقاء اور تربیت کے لئے ایک طرف میاں بیوی جبکہ دوسری طرف باپ اور اولاد میں ایک عجیب اور نہایت مضبوط کشش کی بنیاد رکھی۔

سوال: 37 ۔ سماجی ہمدریوں کے لئے کیسی فضاء کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب:۔ انسانی اور سماجی ہمدردیوں کو پروان چڑھنے کے لئے ایک زندہ ماحول (ہمارے چاروں طرف پھیلی ہوئی زندگی) کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک بچے کی روح کو فطری ماحول اور اس کے ماں باپ کی کئی سو فیصد حرارت پگھلا دیتی ہے۔ ہم

جب بھی دو افراد کے جذبات کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں اکسانا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ : ایک قوم کے افراد آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یا پھر کہتے ہیں: تمام انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔

سوال: 38 ۔قرآن کریم نے مومنین کے پاک ایمانی جذبات کی تشبیہ کس چیز سے دی ہے؟

جواب:۔ قرآن کریم مومنین کے پاک ایمانی جذبات کو بھائی چارے سے تشبیہ دیتا ہے: ''انما المومنون اخوہ'' بھائی چارے کے جذبات صرف رشتہ داری اور خونی رشتے سے پیدا نہیں ہوتے، بلکہ سب سے بہترین خوبی یہ ہے کہ دو بھائی محبت بھرے ایک عظیم سماج میں پلتے بڑھتے ہیں۔

سوال: 39 ۔کون سی چیز گھریلو مہر و محبت کا باعث بنتی ہے؟

جواب:۔ گھریلو مہر و محبت جیسے مرکز سے وجود میں آنے والے بھائی چارے کے جذبات اگر ختم ہو جائیں تو کیا اس صورت میں سماج کے افراد ایک دوسرے کے لئے اپنے دلوں میں چھوٹے سے چھوٹا جذبہ بھی پا سکتے ہیں؟ آپ کہتے ہیں کہ یورپ میں عدالت تو بہت ہے لیکن مشرقی لوگوں کے برخلاف لوگوں کے درمیان حتی کہ باپ بیٹے اور بھائیوں کے درمیان بھی یہ جذبات بہت کمزور ہیں، آخر کیوں؟ وہ اس لئے کہ ان جذبات کو مہر و محبت اور جوش و جذبہ سے بھرے خاندان جیسے مرکز میں ہی پروان چڑھنے کا موقع ملتا ہے۔لیکن یورپ میں میاں بیوی کے درمیان اس طرح کی محبت، خلوص اور یگانگت دیکھنے کو نہیں ملتی ۔ آخر کیا وجہ ہے کہ مشرقی ممالک میں میاں بیوی کے درمیان مضبوط تعلقات اور یگانگت دیکھنے کو ملتی ہے لیکن یورپی ممالک میں اس کا مشاہدہ کرنا ممکن نہیں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں مرد و عورت کے جنسی جذبات ایک دوسرے سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ ان میں سے ہر ایک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس بڑے معاشرے میں کسی محدودیت کے بغیر کم از کم چھونے اور دیکھنے کی لذت سے بہرہ مند ہو سکے۔

سوال: 40۔ انسان میں صلاحیتوں کی نشو ونما کن نتائج کی حامل ہے؟

جواب:۔ انسانوں میں صلاحیتوں کی نشو ونما جہاں اسے انتہائی مسرت اور مکمل نشاط کے عالم کی سیر کراتی ہے، وہاں اس کا نفسیاتی توازن برقرار رکھنے میں بھی اس کی مدد کرتی ہے جس کے سبب اسے آرام اور سکون میسر آتا ہے۔ اس طرح معاشرہ کو بھی اس سے امن و آسائش پہنچتی ہے۔

سوال: 41 ۔ کیا پرانے جنسی اخلاقیات انسانی صلاحیتوں کے نکھرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں؟

جواب:۔ پرانے جنسی اخلاقیات کو اس لئے قابل مذمت ہیں کیونکہ یہ ایک مکمل فطری اور طبیعی استعداد یعنی جنسی جذبہ عشق کے نکھرنے میں رکاوٹ بنتی ہے، اور اسے خبیث قرار دیتی ہے۔ جدید اخلاقیات اس لئے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ یہ عشق کو خود مختار سمجھتے ہوئے اسے عزت و احترام کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس طرح اس عشق کو تقویت بخشنے اور اس کی نشو ونما کا باعث بننے والی ضروریات سے برسر پیکار نہیں ہوتی۔

سوال: 42۔ اکثر سماجی اور نفسیاتی بیماریوں کی اصل وجہ کیا ہے؟

جواب:۔ ماہرین نفسیات نے بہت سی ذہنی الجھنوں، نفسیاتی اور سماجی بیماریوں کی اصل جڑ احساس نا امیدی بالخصوص جنسی امور میں احساس ناکامی کو قرار دیا ہے۔ اس طرح انہوں نے ثابت کردکھایا ہے کہ نا امیدی کا یہ احساس، احساس کمتری کو جنم دیتا ہے جو انسان میں ظلم و جنایت کی طرف جھکاؤ، غرور وتکبر، حسد، تنہائی، گوشہ نشینی اور لوگوں کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار ہونے جیسی انتہائی خطرناک صفات پیدا کردیتی ہے۔

سوال: 43۔ ذہنی اور نفسیاتی انکشافات کس حد تک عام لوگوں کی توجہ کا مرکز ہیں؟

جواب:۔ عام لوگ چونکہ محسوسات کی دنیا سے زیادہ آگاہی رکھتے ہیں اس لئے ان انکشافات کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں جو فنی اور صنعتی امور اور بے جان طبیعت کی

استعداد کی خدمت سے متعلق ہیں۔ ایسے لوگوں کی ذہنی اور نفسیاتی مسائل سے متعلق دریافت کی طرف کم ہی توجہ رہتی ہے۔ بہرحال دانشمند اور آگاہ حضرات کی نظر سے اس مطلب کی اہمیت پوشیدہ نہیں۔

سوال: 44۔شہوتوں کو دبائے رکھنے کے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں؟

جواب:۔ شہوتوں کو دبانا، تقوی اور پاکدامنی پر پابند رہنا اور تمام اخلاقی و سماجی شرائط اور حدود کو سہتے رہنے کا مطلب دراصل نفسیاتی سکون کو تباہ کرنے اور سماجی نظم و ضبط میں خلل ڈالنے کے مترادف ہے۔ سب چیزوں سے بڑھ کر یہ عمل اخلاق اور تہذیب نفس کے منافی قرار دیا گیا ہے۔ ہر طرف سے فریاد بلند ہونے لگی کہ حدود و شرائط کو ختم کر ڈالو تاکہ مردم آزاری اور کینہ و عداوت کو جڑ سے نکال پھینکا جا سکے۔ عفت اور پاکدامنی کو درمیان سے اٹھالو تاکہ دلوں کو چین اور سکون میسر آسکے اور اس طرح سماجی نظم و ضبط قائم ہو سکے۔ ایک مکمل آزادی کا اعلان کرو تاکہ نفسیاتی بیماریوں سے چھٹکارا نصیب ہو۔

سوال: 45۔کیا آج کل کے جوانوں شادی کی طرف رغبت اور دلچسپی پائی جاتی ہے؟

جواب:۔ صاف محسوس کیا جا سکتا ہے کہ آج کل کا جوان طبقہ شادی سے پہلو تہی کرتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے لئے حاملہ ہونا، بچہ جننا اور اس کی پرورش کرنا ایک نفرت آمیز عمل کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ عورتیں گھریلو معاملات میں بھی دلچسپی کا کم مظاہرہ کرتی ہیں۔ وحدت و اتفاق کی حامل شادیوں کا مشاہدہ صرف انہیں طبقوں میں کیا جا سکتا ہے جو آج بھی پرانے اخلاقی اصولوں پر پابندی سے عمل پیرا ہیں۔ اعصابی اور ذہنی جنگ روز بروز شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ نتیجے کے طور پر ایک عجیب نفسیاتی پراگندگی اور کشمکش دکھائی دے رہی ہے۔

سوال: 46 ۔ کیا خواہشات کی تسکین اور تقوی کے درمیان کوئی رابطہ پیدا کرنا ممکن ہے یا نہیں؟

جواب:۔ دراصل خواہشات کی تسکین پاکدامنی اور تقوی کے اصول کے منافی عمل نہیں؛ بلکہ یہ تقوی اور پاکدامنی ہی ہے کہ جس کے سائے میں خواہشات کی مکمل تسکین ممکن ہوجاتی ہے اور اس طرح بے جا ہیجانات، پریشانیوں، احساس ناامیدی اور ان ہیجانات کے نتیجے میں پیدا شدہ احساس کی سرکوبی سے اپنے آپ کو روکا جا سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں صلاحیتوں کو پروان چڑھانا آرزوؤں اور شہوت کو میدان دینے سے مختلف ہے کہ جو ایک ختم نہ ہونے والی چیز ہے۔

سوال: 47 ۔ انسانوں اور حیوانات میں پائی جانے والی تمنا اور خواہش کے بارے میں تھوڑی وضاحت کیجئے۔

جواب:۔ حیوانات کے مقابلے میں انسانوں کی ایک خصوصیت اور امتیاز یہ ہے کہ انسانوں میں دو طرح کی آرزوؤں اور تمنا کا وجود ممکن ہے: سچی تمنا اور جھوٹی تمنا۔ سچی تمنائیں دراصل وہی ہیں جس کا تقاضا انسان کی فطرت کرتی ہے۔ ہر انسان کی طبیعت اور سرشت میں اپنے بچاؤ، طاقت اور دوسروں پر برتری کے حصول، جنسی امور اور کھانے پینے جیسے معاملات کی طرف رجحان پایا جاتا ہے۔ ان تمام آرزوؤں اور رجحانات کا اپنا ایک ہدف اور اپنی ایک حکمت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ سب محدود ہیں۔ لیکن ممکن ہے یہ سب ایک جھوٹی تمنا کا پیش خیمہ ثابت ہوں۔ لوگوں میں کھانے پینے سے متعلق پیدا ہونے والی جھوٹی بھوک اس کی سب سے بہترین مثال ہے کہ جو ہر جگہ مشہور معروف ہے۔

سوال: 48 ۔ کیا فطری خواہش کی طرح جھوٹی تمنا کی تسکین بھی ممکن ہے؟

جواب:۔ فطری خواہش کی تسکین ممکن ہے لیکن ایک جھوٹی تمنا کو پورا کرنا خصوصاً اس وقت جب یہ ذہنی پیاس کی شکل اختیار کر جائے، ممکن نہیں۔

سوال: 49 ۔ کیا صلاحیتوں کے نکھار کے لئے خواہشات کو کچلنا ضروری ہے؟

جواب:۔ جن لوگوں نے صلاحیتوں کے نکھار کے لئے اپنی خواہشات کی سرکوبی کو روکنے کی غرض سے ایک آزاد اخلاق کا نظریہ پیش کیا ہے، دراصل انہوں نے انسانوں اور حیوانوں کے اس عمیق فرق کو نظر انداز کیا ہے اور اس بات کی طرف توجہ ہی نہیں دی کہ لامحدودیت کی طرف رجحان انسان کی سرشت میں شامل ہے۔

سوال: 50 ۔ کیا جنسی میلانات کی مخالفت کرنا صحیح ہے؟

جواب:۔ انسان کو جہاں کہیں بھی پیشرفت اور ترقی کے مناسب امکانات نظر آتے ہیں وہ ان امکانات سے پورا پورا استفادہ کرنے سے قطعا دریغ نہیں کرتا؛ اب چاہے ان کا تعلق پیسوں اور اقتصاد سے ہو یا سیاست، حکومت اور دوسروں پر حکمرانی سے ہو یا جنسی امور سے۔ یہ ان لوگوں کا گمان ہے کہ جنسی ضرورت بھی انسانوں میں ان کی دیگر فطری ضروریات کی طرح صرف پیشاب کرنے اور مثانے کو خالی کرنے جیسا ہے! ڈاکٹروں کی نظر میں پیشاب کو روکے رکھنا بہت زیادہ نقصانات کا حامل ہے لیکن اسے خالی کرنے کے لئے کوئی خاص قواعد یا حدود کی ضرورت نہیں ہے!

سوال: 51 ۔ کیا انسان کو اخلاق میں بھی ڈیموکریسی کے اصولوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب:۔ سیاست کی طرح اخلاق کے معاملات میں بھی آزادی اور ڈیموکریسی کے اصولوں کا کارفرما ہونا بالکل صحیح بات ہے یعنی انسان کو اپنے رجحانات اور خواہشات کے ساتھ وہی سلوک روا رکھنا چاہیے جس طرح ایک عادل اور جمہوری پسند حاکم اپنی رعایا اور عوام کے ساتھ رکھتا ہے۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ جب کبھی اخلاقی مسائل کی بات آتی ہے، یا جہاں انسان کو خود اپنا ہی سامنا کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے رفتار اور رویے کے بارے میں خود اپنے ہی خلاف فیصلہ سنائے ، تو وہ جان بوجھ کر یا غلطی سے جمہوریت کو خودسری ، ہٹ دھرمی ، ہرج مرج اور لاابالی پن

کے مترادف خیال کرنے لگتا ہے۔

سوال: 52 ۔ جنسی اخلاق کے بارے میں اسلام کی کیا رائے ہے؟

جواب: ۔ اسلام جنسی اخلاق کے بارے میں وہی کچھ کہتا ہے جسے آج کی دنیا سیاسی اخلاق اور اقتصادی اخلاق کے بارے میں مانتی ہے۔ سیاسی اخلاق کا تعلق طاقت اور دوسروں پر برتری کے حصول سے ہے جبکہ اقتصادی اخلاق کا تعلق زیادہ سے زیادہ کی خواہش اور طلب سے ہے بالکل ویسے ہی جیسے جنسی اخلاق جنسی جذبہ سے مربوط ہے۔ اگر ایک طرف آزادی کی ضرورت اور دوسری طرف ایک مضبوط نظم وضبط کی ضرورت کے پیش نظر دیکھا جائے تو اخلاق کے ان تین حصوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا۔ نہیں معلوم کہ جدید جنسی اخلاق، جدید تقوی کے حامیوں نے کیوں اس طرح کی سخاوت کو صرف جنسی اخلاق کے بارے میں جائز خیال کیا ہے!

سوال: 53 ۔ عشق کا جنسی اخلاق سے کیا تعلق ہے؟

جواب: ۔ جنسی اخلاق سے متعلق مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ عشق ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ فلاسفہ نے قدیم زمانے ہی سے اس موضوع کے لئے ایک الگ باب مخصوص کر رکھا ہے جس میں انہوں نے عشق کی ماہیت کے بارے میں بحثیں کی ہیں۔ ابن سینا نے عشق کے بارے میں ایک مخصوص رسالہ مرتب کیا ہے۔ عرفاء نے دنیا کی تمام چیزوں میں عشق کو جاری وساری مانتے ہوئے انسان سے انسان کے عشق کو اس پوری حقیقت کا مظہر قرار دیا ہے۔

سوال: 54 ۔ کیا عشق صرف خداوند تعالی سے مخصوص ہے یا انسانوں سے بھی عشق کرنا ایک صحیح اور شائستہ عمل ہے؟

جواب: ادباء وشعراء نے جہاں شہوت کو حیوانوں کی خاصیت اور ایک پست عمل کا نام دیا ہے، وہیں عشق کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان رہے ہیں اور اس پر افتخار کیا ہے۔ یہاں تک کہ ہماری ادبیات کا ایک بڑا حصہ عقل وعشق کے تقابل اور

عقل پر عشق کی فوقیت سے متعلق موضوعات پر مشتمل ہے۔ وہ عشق جس کی تعریف کی گئی ہے اور شہوت سے بڑھ کر ایک الگ چیز شمار کیا گیا ہے، صرف خداوند تعالی کی ذات ہی سے مخصوص نہیں ہے (یعنی صرف خداوند تعالی کی ذات ہی سے عشق نہیں کیا جاسکتا) بلکہ انسان سے انسان کا عشق بھی اپنی بعض قسموں کے لحاظ سے انتہائی شریف اور شہوت سے بڑھ کر ایک معتبر عمل کا نام ہے۔

سوال: 55۔ کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو عشق کو صرف ایک جنسی جبلت مانتے ہوں؟

جواب: ایسے لوگ ہمیشہ سے موجود رہے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جو عشق کو نہ صرف اس کے سرچشمے بلکہ کیفیت اور اہداف کے لحاظ سے بھی جنسی جبلت کی حرارت اور شدت خیال کرتے رہے ہیں اور کسی بھی طرح ایک مقدس عشق کے قائل نہیں مانتے، نہ ہی اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس گروہ کی نظر میں حتی خداوند تعالی کے بارے میں بھی عشق کا استعمال نزاکت، ادب اور عبودیت کے شایان شان نہیں ہے۔

سوال: 56۔ عشق کی دو قسمیں ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: مذکورہ بالا گروہ عشق کی دو قسموں کے قائل ہیں؛ لیکن ان قسموں کا تعلق عشق کے سرچشمے اور اصل سے نہیں بلکہ اس کی حالت و کیفیت یا ہدف اور آثار سے ہے۔ اس گروہ کی نظر میں یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہوگی اگر ایک مادی امر معنوی شکل میں ظاہر ہو کیونکہ مادیت اور معنویت کے درمیان پائی جانے والی دیوار نا قابل عبور نہیں ہے۔ ایک صاحب رائے دانشور کے بقول: ہر معنوی امر کی ایک فطری اور اصولی بنیاد ہوتی ہے اور ہر مادی امر ایک معنوی پھیلاؤ کا حامل ہے۔

سوال: 57۔ کہ کیا مشرقی اور مغربی دنیا میں عشق ایک ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب: عشق ایک ایسا لفظ ہے جس کی ستائش بیک وقت مشرقی اور مغربی دنیا نے کی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مغربی مما لک کی تعریف ایک لذت بخش وصال کے خواب دکھاتی ہے یا پھر یہ کہ ان کی توصیف میں ہمیں انسان کی خودی کے خاتمے کہ جو

اس کی زندگی کو مکدر کرنے کی سب سے بڑی وجہ ہے، اور روح میں یگانگی کا احساس جگانے اور نتیجے کے طور پر دو شخصیات کے باہم زندگی گزارنے اور اس طرح زندگی کے انتہائی لطف سے بہرہ مند ہونے پر مشتمل ہے۔

سوال: 58۔ مشرقی دنیا میں عشق کو کیسے سراہا گیا ہے؟

جواب: مشرقی دنیا والے عشق کی ستائش اس حوالے سے کرتے ہیں کہ عشق ذاتی طور پر مطلوب اور مقدس ہے، یعنی یہ روح کو شخصیت اور شکوہ مندی عطا کرتا ہے، الہام بخشا ہے، کیمیائی اثر رکھتا ہے، ہر حوالے سے مکمل ہے اور انسانوں کو پاک و صاف کرتا ہے۔

سوال: 59۔ مشرقی دنیا کی نظر میں عشق کو اس کی معراج تکلے جانے کے لئے کیا ضروری ہے؟

جواب: مشرقی دنیا کی نظر میں اگر عشق کا مقدمہ انسان سے انسان کا عشق ہے تو اس صورت میں یہ انسان سے زیادہ اہمیت کے حامل معشوق کا مقدمہ ہے۔ لیکن اگر یہ مقدمہ یگانگت اور اتحاد سے متعلق ہے تو پھر یہ انسانی سطح سے بالاتر ایک حقیقت کے وصول اور یگانگت کا مقدمہ ہے۔

سوال: 60۔ کیا مغربی ممالک عشق کو شہوت ہی تصور کرتے ہیں یا کچھ اور؟

جواب: اگرچہ مغربی ممالک عشق کے آخری مرحلہ میں اسے روحانی رقت اور خلوص عطا کر کے عام شہوت سے جدا ایک چیز تصور کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ عشق کو زندگی کے دائرے سے باہر نہیں نکالتے اور اسے سماجی زندگی کی ایک نعمت ہی خیال کرتے ہیں۔ لیکن مشرقی ممالک میں عشق کو زندگی کے روزمرہ کے مسائل سے ماوراء سمجھا جاتا ہے۔

سوال: 61 وہ کون لوگ ہیں جو زندگی کی واقعی مٹھاس چکھنے سے محروم رہے ہیں؟

جواب: برٹرنڈ رسل اپنی کتاب "اخلاق اور مشترکہ زندگی" میں لکھتا ہے: وہ

لوگ جنہیں ایک دوطرفہ عشق کی پر جوش رفاقت کی عمیق اور پر خلوص وحدت کی لذت حاصل نہیں ہوئی، دراصل انہیں زندگی کی مٹھاس کا اندازہ ہی نہیں۔ ان جذبات سے ان کی یہ محرومیت انہیں نامحسوس طریقے سے حسد، سنگدلی اور ظلم وستم کی طرف لے جاتی ہے۔

سوال: 62۔ کیا اسلام جنسی شہوت کو نجس اور ناپاک تصور کرتا ہے؟

جواب: جب ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام جنسی شہوت کو بھی نجس اور ناپاک نہیں سمجھتا ہے تو پھر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ عشق جیسے ایک عمل کو نجس اور ناپاک قرار دے کہ جس کے بارے میں ابھی تک یہ بحث ہو رہی ہے کہ کیا یہ شہوت اور ہوسبازی ہی کی ایک حالت ہے، یا اس سے بالکل مختلف کوئی اور چیز؟ اسلام میاں بیوی کی ایک دوسرے کے لئے گہرے اور پر خلوص محبت کو انتہائی احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کی تلقین کرتا ہے۔ اس کام کے لئے اس نے کچھ ایسی تدبیر کی ہے کہ جس سے اس یگانگی اور وحدت کو مضبوط سے مضبوط تر کیا جاسکتا ہے۔

سوال: 63۔ کیا عقل اور عشق ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں یا مخالفت؟

جواب: جب ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اساتید اخلاق نے اخلاقی نقطہ نظر سے عشق کی مخالفت کی ہے اور کم از کم اسے اخلاقی ماننے سے انکار کیا ہے تو اس کی وجہ یہی عقل اور عشق کا ایک دوسرے سے متضاد ہونا ہے۔ عشق اس قدر طاقتور اور سرکش ہے کہ جہاں کہیں پیدا ہوجائے، وہاں عقل کی حکمرانی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

سوال: 64۔ عقل اور عشق کی طاقت کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔

جواب: عقل ایک ایسی قوت کا نام ہے جو قوانین وضع کرنے اور ان کی پاسداری کرنے کا حکم دیتی ہے۔ لیکن عشق اس طاقت کا نام ہے کہ جس میں انارکی (سرکشی) کا رجحان پایا جاتا ہے اور یہ کسی قانون یا رسم و رواج کا پابند نہیں ہے۔ عشق ایک ایسی انقلابی قوت کا نام ہے کہ جو کوئی نظم وضبط قبول نہیں کرتی بلکہ یہ ایک آزادی پسند طاقت کا نام ہے۔ لہذا جس نظام نے اپنی بنیادیں عقل پر رکھی ہوں، وہ کبھی عشق

کو تجویز نہیں دے سکتا۔

سوال: 65۔ کیا اپنے اردگرد دوسرے لوگوں کو بھی عشق کرنے کا مشورہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب: عشق کا شمار ان امور میں ہوتا ہے جن کی تلقین نہیں کی جاسکتی، اور نہ ہی دوسروں کو اس کا مشورہ دیا جاسکتا ہے۔ عشق کے بارے میں جو چیز دوسروں کو بتائی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر اتفاق سے کسی کو عشق ہوجائے تو اسے اس صورت میں کیا کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے عشق کے تباہ کن آثار سے محفوظ رہتے ہوئے اس سے زیادہ سے زیادہ مثبت استفادہ کرسکے۔

سوال: 66۔ روح و بدن کو پگھلانے والا گہرا عشق کن حالات کی پیداوار ہیں؟

جواب: اتفاق سے یہ ایک ناقابل انکار مسئلہ ہے کہ آزاد ماحول روح و بدن کو پگھلا دینے والے گہرے عشق کے وجود میں آنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ ایسے ماحول میں جہاں عورت انسانیت سے گری ہوئی سطح تک چلی جاتی ہے، صرف ہوس اور شہوت کی آگ بجھانے کا باعث بنتی ہے جس کے سبب محبت کے لئے بنے ہوئے دل ہرجائی اور ناکارہ ہوکر رہ جاتے ہیں۔

سوال: 67۔ رومانی عشق سے کیا مراد ہے؟

جواب: برٹرنڈ رسل اپنی کتاب "اخلاق اور مشترکہ زندگی" میں "رومانی عشق" کے عنوان کے تحت ایک باب میں کہتا ہے: رومانی عشق کا اصل خاصہ یہ ہے کہ ہم اپنے معشوق کو انتہائی نادر اور قیمتی، اور اس تک رسائی کو انتہائی دشوار تصور کریں ۔۔۔عورت کے لئے اس قدر احترام کے قائل ہونے کی اصل وجہ وہ نفسیاتی صورتیں تھی جو عورت کو اپنے تصرف میں لانے کے نتیجے میں سامنے آتی تھیں۔

سوال: 68۔ کیا عشق کو شہوت سے جدا کرنا مادیت پسندی کے اصول سے ہم آہنگی رکھتا ہے؟

جواب: یہاں دو نکات کا ذکر کرنا ضروری ہے: ایک یہ کہ عشق اور شہوت کو

ایک دوسرے سے الگ کرنا۔ اور یہ کہ عشق کیفیت اور اہداف کے لحاظ سے حیوانی اور جنسی شہوت سے مختلف ایک چیز کا نام ہے۔ یہ ان نفسیاتی مسائل میں سے ہے کہ جو مادیت پسندی کے اصولوں سے کسی طرح ہم آہنگ نہیں۔ لیکن اس کو وہ لوگ بہرحال مانتے ہیں جو نفسیاتی مسائل کے بارے میں مادی حوالے سے سوچتے ہیں۔ راسل ایک جگہ خود اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ عشق، جنسی روابط کی طرف رجحان سے بالاتر ایک چیز کا نام ہے۔

سوال: 69۔ کیا مودت و رحمت کا شہوت سے کوئی فرق ہے یا نہیں؟

جواب: قرآن کریم جہاں میاں بیوی کے رشتے کا ذکر کرتے ہوئے اسے خداوند علیم و حکیم کے وجود کی نشانیوں میں سے قرار دیتا ہے، وہاں اس کے لئے مودت اور رحمت جیسے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ مودت و رحمت دراصل شہوت اور فطری رجحان سے مختلف ہے۔ خداوند تعالی فرماتا ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا تم ہی میں سے پیدا کیا ہے تا کہ تمہیں اس سے سکون حاصل ہو اور پھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت قرار دی ہے۔ [1]

سوال: 70۔ عشق کو معراج کیسے حاصل ہوتی ہے؟

جواب: ول ڈیورنٹ اس خلوص اور محبت کی کہ جو شہوت کے خاتمے کے بعد بھی جاری و ساری رہتی ہے، تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے: عشق اس وقت تک اپنے کمال تک نہیں پہنچتا جب تک کہ اپنے دلنشین اور گرم وجود سے تنہائی اور موت کی

---

[1] سورۂ روم: ۲۱

نزدیکی کو پگھلا کر نہ رکھ دے۔ جو لوگ عشق کو میل اور رغبت خیال کرتے ہیں، وہ فقط اس کی ظاہری حالت کو دیکھتے ہیں۔ عشق کی روح جسم کا نام ونشان باقی نہ رہنے کے بعد بھی باقی اور جاری وساری رہتی ہے۔

سوال: 71۔ اسلام میں شادی کتنے طریقوں سے ہوتی ہے؟

جواب: اسلام، نیز مذہب جعفریہ کہ جو خوش قسمتی سے ہمارے ملک کا رسمی مذہب بھی ہے، کے انتہائی درخشاں قوانین میں سے ایک قانون کے مطابق شادیاں دو طرح کی ہوتی ہیں: عارضی اور مستقل۔ یہ عارضی اور مستقل شادیاں اپنی بعض خصوصیات کے پیش نظر ایک ہی ہیں لیکن بعض دیگر خصوصیات کے حوالے سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ پہلے درجے پر جو چیز انہیں ایک دوسرے سے الگ کرتی ہے یہ ہے کہ عارضی شادی میں مرد اور عورت فیصلہ کرتے ہیں کہ عارضی طور پر اور معینہ مدت تک آپس میں میاں بیوی بن کر رہیں گے۔ اس معینہ مدت کی تکمیل کے بعد بھی اگر انہوں نے خواہش ظاہر کی تو دوبارہ نکاح پڑھیں گے اور اگر نہیں چاہا تو وہ ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں گے۔ دوسرا نکتہ یہ کہ اس شادی میں شرائط وضوابط کے لحاظ سے زیادہ آزادی میسر ہے یعنی انہیں مکمل اختیار حاصل ہے کہ وہ جس طرح چاہیں، آپس میں وعدہ و پیمان باندھیں۔

سوال:72۔ کیا مستقل شادی میں مرد کو عورت کے روزمرہ کے اخراجات (نان و نفقہ) برداشت کرنا ہوں گے؟

جواب: مستقل شادی میں مرد کو ہر حال میں عورت کے روزمرہ کے اخراجات کی ذمہ داری قبول کرنا ہوگی۔ عورت کے روزمرہ کے اخراجات، ملبوسات اور گھر کا بندوبست کرنا اور اس کی دیگر ضروریات جیسے دوا اور ڈاکٹر وغیرہ مرد کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔ لیکن عارضی شادی میں ان سب کا تعلق مرد اور عورت کے درمیان تحریر شدہ قرارداد سے ہے۔ ممکن ہے کہ مرد اپنی عارضی بیوی کے مذکورہ اخراجات برداشت نہ کرنا

چاہے یا اس کی توانائی نہ رکھتا ہو۔ یا شاید عورت اپنے شوہر کے پیسوں سے استفادہ نہ کرنا چاہیے۔

سوال: 73۔ مستقل شادی میں عورت اپنے شوہر کو گھر کے سرپرست کی حیثیت سے دیکھے گی یا کسی دوسرے عنوان سے؟

جواب: مستقل شادی میں عورت کو مجبوراً اپنے شوہر کو گھر کا سرپرست ماننا پڑے گا۔ اس لئے اس کی طرف سے ملنے والے ہر حکم کو خاندان کی بھلائی سمجھ کر اس کی اطاعت کرنی چاہیے۔ لیکن عارضی شادیوں میں اس بات کا تعلق میاں بیوی کے درمیان لکھی جانے والی قرارداد (نکاح نامے) سے ہے۔

سوال: 74۔ کیا مستقل شادی کے نتیجے میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کی میراث میں سے حصہ ملتا ہے؟

جواب: مستقل شادی میں مرد اور عورت ایک دوسرے کی میراث کے حقدار ہیں۔ لیکن عارضی شادی میں ایسا نہیں ہوتا۔

سوال: 75۔ کیا مستقل شادی میں میاں بیوی خود کو بچوں کی پیدائش سے روکنے کا حق رکھتے ہیں؟

جواب: مستقل شادی میں میاں بیوی میں سے کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے کی رضامندی کے بغیر تولید نسل اور بچوں کی پیدائش سے خود کو روکے۔ لیکن عارضی شادی میں ایک دوسرے کی رضامندی ضروری نہیں ہوتی۔ دراصل یہ ایک طرح کی آزادی ہے جو ایسی شادیوں میں زوجین کو دی گئی ہے۔

سوال: 76۔ کیا مہر صرف مستقل شادی کے لئے لازمی ہے؟

جواب: مہر نہ صرف مستقل بلکہ عارضی شادی کے لئے بھی لازمی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ عارضی شادی میں اگر عقد میں مہر کا ذکر نہ کیا جائے تو اس سے عقد باطل ہو جاتا ہے لیکن مستقل شادی کے معاملے میں ایسا نہیں۔

سوال: 77۔ کیا جوانوں میں بلوغ اور جنسی جذبہ کے پیدا ہوتے ہی انہیں شادی کرنے کا مشورہ دینا ایک صحیح اقدام ہے؟

جواب: آج کل کے زمانے میں اگر آپ اٹھارہ سال کے ایک اسکول لڑکے کو کہ جس میں جنسی جذبہ اپنے اوج پر ہوتا ہے شادی کرنے کا مشورہ دیں گے، تو لوگ آپ پر خوب ہنسیں گے۔ اسی طرح سولہ سال کی ایک اسکول لڑکی کو بھی شادی کرنے کا مشورہ دینے والوں کو کچھ ایسے ہی ردعمل کا سامنا کرنا ہوگا! عملی طور پر یہ بات ممکن بھی نہیں ہے کہ اس طبقہ کے افراد شادی کی ذمہ داری قبول کرلیں اور اس کے نتیجہ میں ایک دوسرے کے تئیں عائد ہونے والی زندگی کے حقوق و وظائف کو قبول کرلیں۔

سوال: 78۔ کیا مستقل شادی سے قبل عارضی اور تجرباتی شادی کرنا جائز ہے؟

جواب: اس ضرورت کا تعلق صرف پڑھائی کے دنوں سے ہی نہیں ہے بلکہ بعض دیگر مواقع پر بھی یہ کام انجام پا سکتا ہے۔ یہ عین ممکن ہے کہ ایک مرد اور عورت جو مستقبل قریب میں آپس میں شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن ابھی تک ایک دوسرے کے بارے میں مکمل طور پر مطمئن نہیں ہیں، تجرباتی شادی کے عنوان سے ایک خاص مدت تک عارضی طور پر شادی کرلیں۔ اور دیکھیں کہ کیا وہ ایک دوسرے سے مکمل طور پر مطمئن ہوگئے ہیں۔ اگر ہاں! تو اس شادی کو مستقل شادی میں بدل کر پوری زندگی ایک دوسرے کا ساتھ نبھائیں، ورنہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں! میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں:

> ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ کے تمام شہروں میں بری عورتوں کی ایک خاص تعداد کو مخصوص مقامات پر حکومت کی زیر نگرانی رکھا جاتا ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ شادی کی استطاعت نہ رکھنے والے کنوارے لڑکوں اور مردوں کے وجود کو خاندان (معاشرے) کے لئے خطرہ محسوس کرتے

ہیں؟

سوال: 79 ۔ نکاح منقطع (متعہ) کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح منقطع چونکہ دائمی اور مستقل نہیں ہے، اس لئے ایسی شادیوں میں بچوں کی پیدائش کا فیصلہ کرنا ایک نامناسب اقدام سے زیادہ کچھ نہیں۔ لازمی بات ہے کہ ایسے عالم میں پیدا ہونے والے بچے مستقبل میں بے سرپرست ہی رہ جائیں گے، جنہیں نہ باپ کی شفقت نصیب ہوسکے گی، نہ ماں کی بھرپور مامتا ملے گی اور نہ کوئی گھر اور ٹھکانہ میسر آسکے گا۔ یہ مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر "زن روز" نامی مجلہ نے بہت زیادہ تاکید کی ہے۔ عارضی اور مستقل شادیوں کا ایک اور فرق تولید نسل سے متعلق ہے۔ مستقل شادیوں میں زوجین میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کی رضامندی کے بغیر تولید نسل سے پرہیز کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

سوال: 80 ۔ کیا عورت کو عارضی شادی میں ضبط تولید کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: عارضی شادی میں عورت کو مرد کی جنسی لذت اندوزی میں خلل ایجاد نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن وہ مرد کی جنسی لذت اندوزی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کئے بغیر مانع حمل وسائل کا استعمال سکتی ہے جو آج کے جدید دور میں مختلف دواؤں وغیرہ کی مدد سے نہایت آسانی سے انجام دیا جاسکتا ہے۔

سوال: 81 ۔ کیا عارضی شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے مستقل شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں سے مختلف ہیں؟

جواب: ظاہری بات ہے کہ فطری جذبہ کے لحاظ سے عارضی یا مستقل شادیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ بالفرض اگر ماں یا باپ اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی کا مظاہرہ بھی کریں، تو قانون انہیں مجبور کرتا ہے بالکل اسی طرح کہ جس طرح طلاق کے معاملے میں قانون کی دخالت لازمی ہوتی

ہے تا کہ اس طرح بچوں کے حقوق کو پامال ہونے سے بچایا جا سکے۔ اگر عارضی طور پر شادی کرنے والے میاں بیوی بچہ نہ چاہیں اور ان کا مقصد صرف ایک دوسرے سے جنسی لذت اندوزی کے سوا کچھ نہ ہو، تو انہیں مانع حمل وسائل سے کام لینا چاہیے۔

سوال: 82۔ کیا ضبط تولید شرعی لحاظ سے ایک جائز عمل ہے یا نہیں؟

جواب: جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کلیسا ضبط تولید کو ایک غیر شرعی عمل قرار دیتا ہے۔ لیکن اسلام کی نظر میں اگر میاں بیوی شروع ہی سے بچے کی پیدائش سے پرہیز کرنا چاہیں تو اس میں کوئی ممانعت نہیں لیکن اگر نطفہ لگ گیا اور بچے کے وجود کی بنیاد پڑ گئی تو پھر اسلام ایسے بچے کو ساقط کرنے کی قطعا اجازت نہیں دیتا۔ یہ جو شیعہ فقہاء کہتے ہیں کہ مستقل شادیوں کا مقصد تولید نسل جبکہ عارضی شادیوں کا مقصد جنسی لذت اندوزی ہے، تو ان کا اشارہ اسی نکتے کی طرف ہوتا ہے۔

سوال: 83۔ کیا لڑکیوں کو اپنی پسند سے شادی کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی کئی بیٹیوں کی شادیاں کرائیں لیکن کبھی ان کی مرضی اور ارادے کے خلاف عمل نہیں کیا، نہ ہی ان کا یہ حق چھیننے کی کوشش کی۔ جب حضرت علی علیہ السلام، حضرت زہرائے مرضیہ سلام اللہ علیہا کا ہاتھ مانگنے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اب تک کچھ اور لوگ بھی زہرا سلام اللہ علیہا کا ہاتھ مانگنے آ چکے ہیں جن کے بارے میں میں زہرا سلام اللہ علیہا سے (ان کی پسند یا ناپسند کے بارے میں) دریافت کر چکا ہوں۔ لیکن اس نے ناپسندی سے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا ہے۔ اب میں تیرے رشتے کے بارے میں اسے اطلاع دے دیتا ہوں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس گئے اور اپنی پیاری بیٹی کو واقعہ کی اطلاع دی۔ لیکن اس بار حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے دوسرے موقعوں کے برخلاف

اپنا چہرہ دوسری طرف نہ پھیرا اور خاموش رہ کر اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا اور نعرہ تکبیر کہتے ہوئے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے کمرہ سے باہر آئے۔

سوال: 84۔ اسلام نے شادی کے بارے میں کن کن چیزوں کو مدنظر رکھا ہے؟

جواب: اسلام کی نظر میں چند چیزیں مسلم ہیں: لڑکا اور لڑکی دونوں اقتصادی حوالے سے خود مختار ہیں۔ لڑکا اور لڑکی اگر بالغ اور عاقل ہوں اور اس کے علاوہ رشید بھی ہوں یعنی سماجی لحاظ سے وہ اپنی فکری بالیدگی حاصل کر چکے ہوں تو انہیں مکمل اختیار حاصل ہے کہ وہ خود اپنے اموال کی حفاظت کریں اور اپنی تمام دولت کا مالک خود بن کر رہیں۔ ماں، باپ یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی شخص ان کی نظارت یا ان کے اس معاملے میں مداخلت کا حق نہیں رکھتے۔

سوال: 85۔ کیا لڑکے خود اپنی شادی کا فیصلہ لے سکتے ہیں؟

جواب: لڑکے اگر بالغ، عاقل اور رشید ہوجائیں، تو وہ اپنی مرضی کے مالک ہوجاتے ہیں جن کے کاموں میں کسی اور کو مداخلت کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن لڑکیوں کا معاملہ کچھ اور ہے۔ اگر کسی لڑکی نے ایک مرتبہ شادی کی اور اب وہ بیوہ ہے تو ایک بالغ لڑکے کی مانند کسی کو اس کی شادی کے امور میں مداخلت کی اجازت نہیں ہوتی۔ لیکن اگر لڑکی کنواری ہے اور پہلی بار کسی مرد کے ساتھ شادی کرنے جا رہی ہے، تو اس صورت میں بھی اس کے والد کو مکمل اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی مرضی اور پسند ناپسند کے بارے میں اس سے دریافت کئے بغیر جس کسی سے چاہے اس کی شادی کرائے۔

سوال: 86۔ کیا باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کی شادی کے متعلق جو فیصلہ کرنا چاہے، کرسکتا ہے؟

جواب: اگر باپ بغیر کسی معقول وجہ کے اپنی بیٹی کو شادی کرنے سے منع کرے تو اس صورت میں اس کے باپ ہونے کا حق ختم ہوجاتا ہے اور پھر تمام اسلامی

فقہاء کی نظر میں بیٹی کو اپنی مرضی سے اپنے لئے شوہر کا انتخاب کرنے میں مکمل اختیار اور آزادی حاصل ہوجاتی ہے۔

سوال: 87 ۔ کہا جاتا ہے کہ لڑکیوں کو شادی اپنے باپ کی اجازت سے کرنی چاہیے، کیوں؟

جواب: اگر یہ کہا جاتا ہے کہ ہر لڑکی کے لئے ضروری یا کم از کم بہتر یہ ہے کہ وہ کسی مرد سے شادی کرنے کے لئے پہلے اپنے والد کی رضامندی حاصل کر لے، تو دراصل اس کا فلسفہ ہرگز یہ نہیں ہے کہ لڑکیاں ناقص ہیں اور سماجی لحاظ سے مرد سے کم درجہ کی حامل ہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر کنواری لڑکیوں اور بیوہ عورتوں کا کیا فرق رہ جاتا حالانکہ بیوہ عورتوں کو دوسری شادی کرنے کے لئے اپنے والد کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی چاہے ان کی عمر سولہ سال ہی کیوں نہ ہو، جبکہ ایک اٹھارہ سال کی کنواری لڑکی کو شادی کے لئے والد کی رضامندی کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوال: 88 ۔ وہ کون سی چیز ہے جو مردوں کو گمراہ کرتی ہے اور اسکی شکست کا سبب بنتی ہے؟

جواب: مرد کو شکست دینے اور اسے گمراہ کرنے والی چیز کا نام "شہوت" ہے۔ ماہرین نفسیات کے مطابق مرد کے مقابلے میں عورتیں "شہوت" کے سلسلہ میں زیادہ استقامت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ لیکن جو چیز عورت کو شکست دیتی اور اسے (مرد کی محبت میں) گرفتار کرتی ہے، مرد کے منہ سے محبت بھرے الفاظ کا سننا ہے۔

سوال: 89 ۔ عشق کا تجربہ نہ رکھنے والی لڑکیاں کن مشکلات میں گرفتار ہوتی ہیں؟

جواب: خداوند تعالی کی طرف سے بھیجے ہوئے سب سے بڑے ماہر نفسیات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسئلے کی وضاحت چودہ سو سال پہلے ہی کی تھی کہ جس میں آپ فرماتے ہیں:

مرد کا عورت کے لئے یہ کہنا کہ "میں تجھے چاہتا ہوں" کبھی

بھی عورت کے دل و دماغ سے نہیں مٹتا۔ لیکن عورتوں کا شکار کرنے والے مرد ہمیشہ ان کے اس احساس کا غلط فائدہ اٹھاتے ہیں؛ ان لڑکیوں کے لئے کہ جنہیں مردوں کا تجربہ نہیں ہے " جانم، میں تیرے عشق میں مرجاؤں گا" جیسا جملہ بہترین پھندا ثابت ہوتا ہے۔

سوال: 90۔ مرد اور عورت کی عفت اور پاکدامنی پر تھوڑی روشنی ڈالئے۔

جواب: عورتوں کی عفت اور پاکدامنی مردوں کے تجاوز کا شکار ہوتی ہے لیکن عورت کبھی بھی مرد کی عفت کو اپنے تجاوز کا نشانہ نہیں بنا سکتی۔ آج کی دنیا میں نیز یورپ اور امریکہ جیسے ممالک میں بھی یہ بات سننے میں نہیں آئی کہ مثلاً کسی ایک مرد پر ایک عورت نے تجاوز یا جنسی زیادتی کی۔ بنیادی طور پر مرد اور عورت کے حالات ہی مختلف ہیں۔ عورت کبھی بھی مرد کی عفت اور پاکدامنی پر تجاوز کرنے والے کے روپ میں ظاہر نہیں ہوسکتی۔ بلکہ صرف مرد ہی عورت کی عفت اور پاکدامنی پر تجاوز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

سوال: 91۔ کیا اسلام مرد اور عورت کے حقوق کی برابری کا مخالف ہے؟

جواب: اسلام نے مرد اور عورت کے درمیان بھی مساوات کا مکمل پاس رکھا ہے۔ دراصل اسلام عورتوں اور مردوں کے حقوق کی برابری کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ ان کے حقوق کی مشابہت کا مخالف ہے۔ اسلام نے عورتوں سے متعلق تمام حقارت آمیز نظریات منسوخ کر ڈالے ہیں۔ قرآن کریم نے اپنی داستانوں میں توازن پیدا کرتے ہوئے ان داستانوں کے ہیروؤں کو صرف مردوں تک محدود نہیں رکھا ہے۔ اگر عورت مرد کے برابر کے حقوق سے بہرہ مند ہونا چاہتی ہے، تو اس کے لئے اسے مرد کے ساتھ اپنی قانونی مشابہت کو ختم کرنا پڑے گا۔

سوال: 92۔ انسانی حقوق کا اعلانیہ کن بنیادوں پر مشتمل ہے؟

جواب: انسان کا احترام جو انسانی حقوق کے اعلانیہ کی بنیاد ہے، پرانے

زمانے ہی سے مشرق اور اسلام کی حمایت کا مرکز ومحور بنا ہوا ہے۔ مغربی دنیا جہاں ایک طرف ہر ممکنہ سطح پر انسان کا رتبہ گھٹانے کے درپے ہے، تو وہیں دوسری طرف انسانی حقوق کے نام پر ایک اعلانیہ جاری کرتی ہے۔ دراصل آج کے انسان کی تمام تر لاچاری اور بدبختی کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ "خود" کو بھلا چکا ہے۔ درحقیقت انسانوں کا احترام مغربی فلسفے سے نہیں بلکہ مشرقی فلسفے سے مکمل ہم آہنگی رکھتا ہے۔

سوال: 93۔ کون سی چیز زوجین کی گھریلو زندگی کے خاتمے کا سبب بنتی ہے؟

جواب: جب مرد کی محبت کا شعلہ بجھ جائے تو اس کی گھریلو زندگی کا خاتمہ ناگزیر ہے۔ اور عورت کی محبت کا شعلہ خاموش ہونے سے یہ زندگی نیم جاں ہو کر رہ جاتی ہے۔ اسلام اس بات کی اجازت ہرگز نہیں دیتا کہ مرد اور عورت کو جبراً ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا جائے۔ مغربی دنیا نے فسادات اور انحرافات کو ہوا دینے کے لئے مردوں اور عورتوں کو برابر کے حقوق فراہم کئے ہیں۔

مرد "کہسار" ہے تو عورت "چشمہ"۔ اسی طرح ان کے بچے پھول اور غنچے ہیں۔ پس مرد عورت کے درمیان امن و آسائش کو کبھی بھی "ایک مسلحانہ صلح" کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

سوال: 94۔ کیا طلاق دینے کا حق صرف مرد کو حاصل ہے؟

جواب: جنہوں نے صرف مردوں کو طلاق کا اختیار دے رکھا ہے، انہیں دو طرح کی شکایت ہے:

۱۔ بعض مردوں کی طرف سے ملنے والی بزدلانہ طلاقوں کی شکایت؛ جو اپنی بیویوں کے ساتھ کئی سال کی زندگی گزارنے کے بعد اچانک نئی شادی کے خواب دیکھتے ہیں اور اپنی پہلی بیوی کو کہ جو اپنی تمام تر جوانی، توانائی اور سلامتی اس کے گھر کی نذر کر چکی ہوتی ہے اور یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی کہ ایک دن کوئی اور آ کر اس سے اس کا آشیانہ چھین لے گی، اچانک طلاق دے دیتے ہیں اور اس طرح

اس کو اپنے گھر سے خالی ہاتھ نکال باہر کرتے ہیں۔

۲۔ مردوں کی طرف سے بزدلانہ رکاوٹ کے سبب؛ جو ایسی بیویوں کو طلاق دینے سے پرہیز کرتے ہیں جن کے ساتھ مشترکہ زندگی گزارنے کے امکانات بالکل ختم ہو چکے ہوتے ہیں۔

سوال: 95 ۔ کیا مرد کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ عورت کو طلاق نہ دے اور اس طرح اسے ظلم وستم کا نشانہ بنائے رکھے؟

جواب: لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی بیویوں کو ظلم وستم کا نشانہ بناتے اور اسے بقیہ پوری زندگی، مشترکہ زندگی کی لذتوں سے محروم رکھنے کے لئے اسے طلاق دینے سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور اس بدقسمت عورت کو شادی اور طلاق کے درمیان معلق رکھتے ہیں (جسے قرآن کی اصطلاح میں" کالمعلقہ" کہا گیا ہے)۔ ایسے لوگ جو صرف نام کی حد تک مسلمان ہیں، اسلام کے نام پر اور اس کے اصلی قوانین کو پامال کرکے مذکورہ اقدامات کرتے رہتے ہیں۔

سوال: 96 ۔ کیا اسلام طلاق دینے کی حمایت کرتا ہے یا مخالفت؟

جواب: اسلام طلاق کا سخت مخالف ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو طلاق سے بچا جائے۔ اس کی نظر میں طلاق واحد ایک ایسی چارہ جوئی کا نام ہے جس کے ذریعہ میاں بیوی ایک دوسرے سے جدا ہو سکتے ہیں۔ اسلام ایسے مردوں کو جو آئے دن شادیاں کرتے اور دوسرے دن اپنی بیویوں کو طلاق دیتے رہتے ہیں کہ جنہیں اصطلاح میں **"مطلاق"** کہا جاتا ہے، کو خداوند تعالی کے دشمن خیال کرتا ہے۔

سوال: 97 ۔ خداوند تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسند چیز کیا ہے؟

جواب: امام صادق علیہ السلام، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: خدا کے نزدیک اسلام میں نکاح کے سبب آباد ہونے والے گھر سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں۔ اسی طرح خداوند تعالی کے نزدیک اس گھر سے زیادہ نا

پسند کوئی گھر نہیں کہ جس میں طلاق کی وجہ سے کوئی رشتہ اور پیوند ختم ہو کر رہ جائے۔

سوال: 98۔ ہمارے دینی پیشواؤں کی سیرت میں طلاق کا ذکر کس صورت میں ہوا ہے؟

جواب: ہمارے دینی پیشواؤں کی سیرت ہمیں بتاتی ہے کہ وہ لوگ طلاق سے حتی الامکان پرہیز کرتے تھے اسی لئے ہمیں ان کے ہاں انتہائی نادر موقعوں پر طلاق جیسی چیز دکھائی دیتی ہے اور جب بھی انہوں نے اپنی بیویوں کو طلاقیں دی ہیں تو کسی معقول منطق اور دلیل کی بنا پر دی ہیں۔ مثال کے طور پر امام محمد باقر علیہ السلام ایک عورت سے شادی کرتے ہیں اور ان سے بہت لگاؤ رکھتے ہیں، لیکن اچانک انہیں معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ عورت ناصبیہ ہے یعنی حضرت علی علیہ السلام سے نفرت اور دشمنی رکھتی ہے اور اس کا دل حضرت علی علیہ السلام کے کینے سے بھرا ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام اس عورت کو طلاق دے دیتے ہیں۔

سوال: 99۔ کیا شادی کی طرح طلاق کے لئے بھی قوانین وضع کئے گئے ہیں؟

جواب: دنیا کے تمام اجتماعات اور اقوام وملل میں ایک ہی آفاقی قانون کارفرما ہے کہ جس کی بنیاد آزادی اور مساوات پر رکھی گئی ہے اور دیگر تمام قوانین بھی دراصل انہیں دو بنیادوں کے پرتو ہیں۔ اس کے علاوہ طلاق کے اور بھی کچھ قوانین واحکام بیان کئے گئے ہیں کہ جن کی رعایت اور پیروی کرنا لازمی ہے۔ طلاق بھی شادی ہی کی مانند کسی بھی قراردادی قانون سے پہلے فطری طور پر ایک خاص قانون کی حامل ہے۔

سوال: 100۔ اسلام میں شادی کے فطری انتظام سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلام نے اپنی بنیادیں شادی کے جس فطری انتظام پر رکھی ہے اس کے مطابق خاندان کے نظام میں عورت کو عزت و احترام حاصل ہونا چاہیے۔ لہٰذا اگر کسی بھی وجہ سے عورت اپنے اس مقام کو کھو بیٹھے، اور اس کے شوہر کا شعلہ محبت بجھ کر رہ جائے اور شوہر اس کی طرف بے رغبت ہو جائے، تو یہاں پر گھریلو بنیادیں ڈھا جاتی

ہیں اور ایک فطری اجتماع قدرتی طور پر بکھر جاتا ہے۔

سوال: 101 ۔ اسلام میاں بیوی کی مشترکہ زندگی کی بقاء کے لئے کیا تدابیر اختیار کرتا ہے؟

جواب: اس راہ میں اسلام نے چند خاص تدابیر اور اقدامات کئے ہیں تاکہ گھریلو زندگی قدرتی طور پر باقی رہے اور فطری انداز سے آگے بڑھے یعنی عورت اپنی محبوبیت اور مطلوبیت جبکہ مرد اپنی طلب اور عورت کی طرف جھکاؤ کے منصب پر فائز رہیں۔ اسلام کی یہ خاص تدابیر بیوی کے اپنے شوہر کے لئے سنگار کرنے، اس کی خاطر اپنی تمام تر خوبصورتی کی نمائش کرنے، اس کی جنسی خواہشات کو پوری کرنے اور اس کے تقاضوں کو رد نہ کرکے اس کی ذہنی خلش کا باعث نہ بنے اور اسی طرح مرد کے اپنی بیوی سے محبت اور مہربانی سے پیش آنے، اس سے اپنے عشق و محبت کا اظہار کرنے اور اپنی محبت کو دل ہی دل میں نہ رکھنے پر مشتمل ہیں۔

سوال: 102 ۔ جنسی لذت اندوزی سے متعلق اسلام کی رائے بیان کیجئے۔

جواب: اسلام کی تمام تدبیروں کا تعلق اس بات سے ہے کہ جنسی لذت اندوزی صرف گھریلو ماحول تک ہی محدود رکھی جائے اور سماجی ماحول کو جنسی لذت اندوزی کا مرکز بنانے کے بجائے صرف کام کاج اور دوسری سرگرمیوں کے لئے رکھا جائے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ گھر کے باہر مرد اور عورت کے درمیان تعلقات ہر قسم کے جنسیات سے پاک و صاف ہوں۔ ان تمام اقدامات کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح خاندانوں کو بکھرنے سے محفوظ رکھا جاسکے۔

سوال: 103 ۔ کیا اسلام طلاق کو تاخیر میں ڈالے جانے کا موافق ہے یا نہیں؟

جواب: اسلام مرد کو طلاق سے باز رکھنے والی ہر چیز کا خیرمقدم کرتا ہے۔
اسلام نے عمداً طلاق کے لئے ایسی شرائط مقرر کر رکھی ہیں جو قدرتی طور پر طلاق کو تاخیر میں ڈالنے اور غالباً اس سے صرف نظر کرنے کی وجہ بنتی ہیں۔ جہاں اسلام نے طلاق کا

صیغہ پڑھنے والے اور گواہوں وغیرہ کو یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ مرد اور عورت کو طلاق سے باز رہنے کی ہر ممکن کوشش کریں، وہیں طلاق کے صحیح ہونے کے لئے دو عادل گواہوں کی شرط بھی رکھی ہے۔

سوال: 104 ۔ کیا شادی کے لئے دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: شادی ایک عہد و پیمان کا آغاز ہے جس کے لئے اسلام نے دو عادل گواہوں کی شرط نہیں رکھی ہے ؛ کیونکہ اس طرح یہ نیک کام تاخیر کا شکار ہوسکتا تھا کہ جو اسلام کو مطلوب نہیں ہے لیکن طلاق کے لئے کہ جو اس عہد و پیمان کا انجام ہے، دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

سوال: 105 ۔ کیا اسلام نے مرد کو صرف اس لئے طلاق کا حق دے رکھا ہے کہ وہ عورت کا نان ونفقہ فراہم کرتا ہے؟

جواب: دراصل اسلام نے مرد پر شادی کے اخراجات، عورت کے عدت کا خرچہ اور اپنی اولاد کی نگہداشت جیسی ذمہ داریاں عائد کرکے اس کی راہ میں ایک علمی رکاوٹ کھڑی کردی ہے جو اسے اپنی بیوی کو طلاق دینے سے روک سکتی ہے۔ اگر ایک مرد اپنی پہلی بیوی کو طلاق دینا اور دوسری سے شادی کرنا چاہےتو اس پر پہلی بیوی کے عدت کے دوران تمام اخراجات اور اس کی اولاد کی نگہداشت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اسے دوسری بیوی کا مہر بھی دینا ہوگا۔ اور اپنی دوسری بیوی اور اس سے پیدا ہونے والے بچوں کے تمام تر اخراجات برداشت کرنا ہوں گے۔

سوال: 106 ۔ ازدواجی زندگی کی قدرتی صورت کیا ہے، ایک ہی مرد یا عورت سے شادی کرنا یا متعدد شادیاں؟

جواب: دراصل ایک مرد یا ایک عورت سے شادی کرنا ہی ازدواجی زندگی کی قدرتی صورت ہے۔ کیونکہ یک ہمسری میں خصوصی اور انفرادی ملکیت کی روح کارفرما ہے کہ جو یقیناً مال و دولت کی ملکیت سے بالکل مختلف ہے۔ ایسی شادیوں میں میاں بیوی

ایک دوسرے کے جذبات، ہمدردیوں اور جنسی مفادات کو اپنے لئے مختص اور صرف اپنی ملکیت خیال کرتے ہیں۔ یک ہمسری کی ضد" چند ہمسری" یا "اشتراکی زوجیت" ہے۔

سوال: 107 ۔ کیا موجودہ دور میں زندگی کی دشواریوں کے لئے صنعتی انقلاب کو قصوروار ٹھہرایا جاسکتا ہے؟

جواب: بعض لوگ ان مشکلات کو صنعتی انقلاب کا لازمی نتیجہ سمجھتے ہیں اور اس طرح واپسی کے تمام راستے بند کرنا چاہتے ہیں ۔ حالانکہ زندگی کی ان مشکلات کا تعلق صنعتی انقلاب کے ظہور پذیر ہونے یا روایتی کھیتی باڑی کے خاتمے سے نہیں۔ بلکہ ان مشکلات کا تعلق ایک قسم کے فکری انقلاب سے ہے اور چند خاص ایسے افراد ہیں جو انسانیت کی اس لاچاری اور بدبختی کے ذمہ دار ہیں۔

سوال: 108 ۔ کیا مستقل شادی ذمہ داریوں میں اضافے کا سبب بنتی ہے یا عارضی شادی؟

جواب: مستقل شادی سے میاں بیوی کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ کوئی ایسی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوگا جو بلوغ کے ابتدائی دنوں ہی سے کہ جب وہ جنسی دباؤ میں ہوتے ہیں، شادی کے لئے آمادہ ہو۔

سوال: 109 ۔ آپ کے خیال میں متعدد شادیوں کی اصل وجہ کیا ہے؟

جواب: چند شوہری کی شکست کی اصل وجہ یہ ہے کہ نہ یہ مرد کی طبیعت سے سازگار ہے اور نہ عورت کی طبعیت کے مطابق۔ جہاں تک مرد کا تعلق ہے، تو یہ عمل نہ تو اس کی انحصار طلبی کی عادت سے سازگاری رکھتا ہے اور نہ اس کے اطمینان پدری کے اصول سے میل کھاتا ہے۔

سوال: 110 ۔ مشترکہ زندگی کو توازن اور تعادل بخشنے والا بہترین عامل کون سا ہے؟

جواب: عورت مطلوبیت اور جواب دہی کا سرچشمہ ہے۔ اور یہ اس کے احترام و حیثیت کا بہترین ضامن ہے اور مرد کی جسمانی طاقت کے مقابلے میں اس کی

جسمانی کمزوری کو زائل کرتا ہے؛ نیز اس کی مشترکہ زندگی میں توازن اور تعادل لانے والا بہترین عامل بھی یہی ہے۔

کتاب سے متعلق سوالات

1۔ مسلمانوں کی نگاہ میں میاں بیوی کی ایک دوسرے کی طرف محبت اور جھکاؤ کی وجہ کیا ہے؟

الف: عشق

ب: محبت

ج: خداوند تعالی کا وجود

د: سب صحیح ہیں

2۔ ''تمام قسم کے جنسی روابط ناپاک اور پلید ہیں'' کا نظریہ کس عقیدے کی بنا پر وجود میں آیا؟

الف: جنس مادہ تباہی و بربادی ہے

ب: ہم جنس پرستی کا برا عقیدہ

ج: جنسی تعلقات قابل نفرت عمل ہے۔

د: جنسی روابط نفسیاتی بیماریوں کی جڑ ہے

3۔ شادی کے بارے میں ارباب کلیسا (پاپ اور پادریوں) کا عقیدہ کیا ہے؟

الف: تقوی کا تقاضا ہے کہ شادی سے پرہیز کیا جائے۔

ب: ایمان کا تقاضا ہے کہ شادی سے پرہیز کیا جائے۔

ج: ہدف اور مقصد کا تقاضا ہے کہ شادی سے پرہیز کیا جائے۔

د: سب صحیح ہیں

4۔کلیسا کس نیت کے تحت شادی کو جائز قرار دیتا ہے؟

الف: لذت

ب: لطافت

ج: تولید نسل

د: کوئی صحیح نہیں

5۔طلاق کے بارے میں ''کلیسا'' کی کیا رائے ہے؟

الف: اس کی ممانعت ہے۔

ب: جائز عمل ہے۔

ج: بعض اوقات جائز ہے۔

د: کوئی صحیح نہیں۔

6۔عورت کی تحقیر کرنے والے عقائد کون سے ہیں؟

الف: عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوسکتیں۔

ب: عورتیں نفس ناطقہ نہیں ہیں۔

ج: عورتیں انسان اور حیوان کے درمیان ایک برزخ جیسی حالت کا نام ہے۔

د: سب صحیح ہیں

7۔اسلام کی نگاہ میں جنسی روابط کی محدودیت کا سبب بننے والی چیز کیا ہے؟

الف: سماجی مصلحتیں

ب: مذہبی مصلحتیں

ج: سیاسی مصلحتیں

د: دینی مصلحتیں

8۔ اسلام کی ''شادی'' کے متعلق کیا رائے ہے؟

الف: معنویت کے منافی عمل نہیں ہے۔

ب: روحانیت کے منافی عمل نہیں ہے۔

ج: انبیاء کے اخلاق کا ایک حصہ ہے۔

د: سب صحیح ہیں

9۔ جنسی اخلاق کو کون سے اخلاق کا ایک حصہ قرار دیا جاسکتا ہے؟

الف: عام اخلاق کا حصہ

ب: خاص معنوں میں استعمال ہونے والے اخلاق کا حصہ

ج: عملی اخلاق کا حصہ

د: نظریاتی اخلاق کا حصہ

10۔ ول ڈیورنٹ کی نگاہ میں جنسی روابط کو صحیح طریقہ سے انجام دینا کس طرح کی ذمہ داری ہے؟

الف: اخلاقی ذمہ داری

ب: سماجی ذمہ داری

ج: دینی ذمہ داری

د: انفرادی ذمہ داری

11۔ ول ڈیورنٹ کی نظر میں اخلاق کی جڑ کیا ہے؟

الف: فطرت

ب: روزمرہ کے واقعات

ج: تلخ واقعات

د: ناگہانی واقعات

12۔ فرائڈ کی نظر میں جنسی اخلاق کی اساس کیا ہے؟

الف: محدودیت

ب: ممنوعیت

ج: محدودیت اور ممنوعیت

د۔ اخلاق

13 ۔ نئے جنسی اخلاق کے حامیوں نے اپنے نظریات کی بنیاد کن اصولوں پر رکھی ہیں؟

الف: دو اصولوں پر

ب: تین اصولوں پر

ج: چار اصولوں پر

د: پانچ اصولوں پر

14 ۔ نئے جنسی اخلاق کے حامی لوگ انسان کی سعادت کو کس چیز سے مشروط سمجھتے ہیں؟

الف: اس کی قابلیت سے

ب: اس کے اخلاق سے

ج: اس کے مذہب سے

د: اس کے وجدان سے

15 ۔ نئے جنسی اخلاق کے حامی لوگ انسان کی آزادی کو کس حد تک جائز خیال کرتے ہیں؟

الف: یہ آزادی محدود نہیں ہے

ب: یہ آزادی محدود ہے

ج: جہاں تک یہ آزادی دوسروں کی آزادی میں خلل نہ ڈالے۔

د: کوئی صحیح نہیں

16۔ اخلاقی روش سے کیا مراد ہے؟

الف: عام مفادات کے درمیان ہماہنگی قائم کرنا

ب: معاشرے کے افراد کے درمیان ہماہنگی پیدا کرنا

ج: عام اور خاصمفادات کے درمیان ہماہنگی قائم کرنا

د: معاشرے کے افراد کے عام اور خاص مفادات کے درمیان ہماہنگی پیدا کرنا۔

17۔ اسلام کی نگاہ میں میاں بیوی کے تعلقات کے لئے کون سا ماحول مناسب ہے؟

الف: سماجی ماحول

ب: گھریلو ماحول

ج: خصوصی ماحول

د: عمومی ماحول

18۔ آنے والی نسلوں کی سعادت کا انحصار کس چیز پر ہے؟

الف: سماجی حالات پر

ب: گھریلو حالات پر

ج: اقتصادی حالات پر

د: سیاسی حالات پر

19۔ سماجی اور انسانی جذبات کو پروان چڑھنے کے لئے کیسے ماحول کی ضرورت ہوتی ہے؟

الف: سماجی ماحول کی

ب: خصوصی ماحول کی

ج: زندگی سے بھرپور ماحول کی

د: گھریلو ماحول کی

20۔ قرآن کریم نے مومنین کے پاک ایمانی جذبات کی تشبیہ کس چیز سے دی ہے؟

الف: بھائی چارے کے جذبات سے

ب: انسانی جذبات سے

ج: اچھے اخلاق سے

د: نیک رویے سے

21۔قابلیتوں کے پروان چڑھنے کے کیا فوائد ہیں؟

الف: اس سے نفسیاتی توازن برقرار ہوتا ہے

ب: نشاط آور ہے

ج: سماج میں امن وسکون قائم ہوتا ہے

د: سب صحیح ہیں۔

22۔اکثر ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں کی اصل وجہ کیا ہے؟

الف: احساس محرومیت

ب: جنسی امور میں احساس محرومیت

ج: تمام امور میں احساس محرومیت

د: سب صحیح ہیں۔

23۔فطری خواہشات کی تسکین کن حالات میں ممکن نہیں؟

الف: جب یہ حیوانی صورت اختیار کرلے

ب: جب یہ نفسیاتی پیاس کی شکل اختیار کرلے

ج: جب قابو میں نہ ہو

د: سب صحیح ہیں